

ندائے خلافت

ہفت روزہ لاہور

www.tanzeem.org

19

مسلم اشاعت کا
32 وال سال



تنظيم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

تنظيم اسلامی کا ترجمان

25 شوال تاکمیم ذوالقعدہ 1444ھ / 16 تا 22 مئی 2023ء

مطالب منوانے کے لیے پر امن مظاہرہ

یہ بات جان لیجیے کہ اپنے مطالبات منوانے کے لیے پر امن طور پر طاقت کا مظاہرہ کرتا ہے دنیا میں ہر ملک کے رہنے والوں کا تسلیم شدہ حق ہے۔ اگر سیاسی حقوق کے حصول اور بھائی کے لیے مہنگائی کے خلاف یا کچھ دیگر قومی مسائل کے حل کے لیے مظاہرے کیے جاسکتے ہیں، پہنچ اور گھیرہ کیا جاسکتا ہے تو دین نے جن کاموں کو منکرات قرار دیا ہے ان کے خلاف مظاہرے کیوں نہیں کیے جاسکتے؟ ان کو چیز کیوں نہیں کیا جاسکتا؟ لیکن یہ مظاہرے پر امن ہوں گے۔ کہیں فساد نہیں ہوگا، کسی کو تکلیف نہیں ہوگی، قومی دولت کا کوئی ضیاع نہیں ہوگا۔ اس تنظیم کے وابستگان ساری تکالیف اپنے اور بھیلے کے لیے تیار ہوں گے ساری مصیتیں خود برداشت کریں گے اپنی جان ہٹھلی پر رکھ کر میدان میں نکلیں گے۔ اگر حکومت وقت گولیاں چلانے کی تو اپنے سینے پیش کریں گے..... اگر یہ معاملہ ہو جائے اور یہ مرحلہ آجائے تو یہ بات جان لیجیے کہ آخر کتب تک اس مسلمان ملک کی مسلمان پولیس ان پر لامبھیاں بر سائے گی اور مسلمان فوج کب تک گولیاں چاکران نہیں مظاہرین کو مارے گی جو صرف اللہ کے لیے منکرات کے خلاف نکلیں ہوں؟ پھر یہ فوج کتنوں کو مارے گی؟ یہ بات بھی اچھی طرح

منہج انقلاب بنوی
ڈاکٹر اسرار الرحمن

جان لیجیے کہ کوئی جابر سے جابر حکمران بھی ایک حصے آگے نہیں جاسکتا۔

اس شمارے میں

قرآن و سنت کا باہمی تعلق (4)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں

اے اللہ ہم رحم فرماء!

دعاؤمومیں کا تھیمار

لادینی افکار

6 مئی: مجاہدین بالا کوٹ کی شہادت کا دن



آیت : 224

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُورَةُ الشَّعْرَاءَ

وَالشِّعْرَ أَعْيَّبُهُمُ الْغَاؤَنَ ﴿٢٢٣﴾

آیت: ۲۲۳ ﴿وَالشِّعْرَ أَعْيَّبُهُمُ الْغَاؤَنَ﴾ "او شراء کی پیری تو گراہ لوگ کرتے ہیں۔"

مشرکین مک میں سے کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے شاعری سیکھی ہے اور یہ کہ قرآن دراصل ان کا شاعرانہ کام ہے۔ اس حوالے سے یہاں دراصل یہ بتانا مقصود ہے کہ شاعروں کے کردار کو تم لوگ ابھی طرح جانتے ہو تو تم خود سوچو جو کایسے کردار کو ہمارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کردار سے کیا نسبت؟ اس آیت میں شراء کے پیروکاروں کے بارے میں جو بنیادی اصول بتایا گیا ہے اس میں مجھے کوئی استثناء (exception) نظر نہیں آتا۔ اگرچہ علامہ اقبال کا معاملہ بہت سے اعتبارات سے مختلف ہے مگر ان کے پیروکاروں پر بھی قرآن کا یہ قانون سو فہمد منطبق ہوتا ہے۔ اس حقیقت کو اس پہلو سے دیکھنا چاہیے کہ علامہ اقبال کے حاشیہ نہیں میں سے کوئی ایک شخص بھی ایسا سائنسیں آسکا جس نے ان کے نظریات کی روشنی سے اپنے عملی زندگی کا کوئی گوشہ و شوشن کیا ہوا اور اپنی شخصیت میں بندہ مومن کی اس کردار کی کوئی رمق پیدا کرنے کی کوشش کی ہو جس کا نقشہ علامہ اقبال نے اپنے کام میں پیش کیا ہے۔ بلکہ علامہ اقبال تو خود اپنے بارے میں بھی اعتراف کرتے ہیں کہ محض گفتار کے غازی تھے:-

اقبال بڑا اپدیشک ہے مگر با توں میں مودہ لیتا ہے گفتار کا یہ غازی تو بنا، کردار کا غازی بن نہ سکا!
اس حوالے سے سورہ یہیں کی آیت ۲۹ میں حضور ﷺ کے بارے میں بہت واضح طور پر فرمادیا گیا ہے: ﴿وَمَا عَلِمْنَا الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ﴾
"ہم نے آپ کو شعر کہنا سکھایا ہیں اور یہ آپ کے شایان شان ہی نہیں۔"



آداب استغاثہ

درس
حدیث

عن ام سلمة رضي الله عنها عن النبي ﷺ، قال: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخَصِّصُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ يَعْضُلُكُمْ أَنْ يَكُونَ الْحُنْنُ بِمُجَبَّتِهِ مِنْ بَعْضِ وَأَقْبَعِي لَهُ عَلَى مَنْجُوْمَا أَنْتُمْ فَمَنْ قَصَّيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذُ فِيمَا أَفْظَلْتُ لَهُ وَقِطْعَةً مِنْ الْتَّارِ)) (صحیح البخاری)
ام المؤمنین حضرت ام سلمة رضي الله عنها سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "میں بشر ہوں۔ تم اپنے بھجوں کے فیصلہ کے لیے میرے پاس آتے ہو۔ ہو سکتا ہے کہ تم میں سے بعض لوگ دوسرے فریق کے مقابلہ میں اپنی دلیل کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ پیش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ دلائل سننے کے بعد میں ایک فریق کے حق میں فیصلہ کر دوں (تو اسے خدا سے ڈرنا چاہئے) اور ایک شخص کو دوسرے کے مال کا مالک بنادوں تو وہ نہ لے۔ بے شک میں آگ سے ایک گمراہ کا کس کرے دے رہا ہوں۔"

تشریح: اصل واقعیت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی الله عنها کے گھر کے سامنے دو ادمی دراخت کے معاملہ میں بھجوڑ ہے تھے۔ ان کی توکاریں کر حضور ﷺ بابر تشریف لائے اور ان سے فرمایا کہ میں بشر ہوں ہر شخص کے دلائل سننے کے بعد ہی میں نے فیصلہ کرنا ہے اور وہ فیصلہ صرف دلائل کی بنا پر ہوگا۔ بعض لوگ دوسرے فریق کے مقابلہ میں اپنے دلائل کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ پیش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور انہیکو وہ اپنے دعویی میں پیچ نہیں ہوتے، تم خدا سے ڈرتے ہوئے اپنا مقدمہ پیش کرو۔ اگر میں نے کسی فتح یا بیچ آدمی کے دلائل سے ممتاز ہو کر اس کے حق میں فیصلہ دے دیا اور اسے ایک ایسی چیز کا ملک بنادیا جس کافی الواقع وہ مالک اور مستحق نہیں ہے تو اسے مگر نہ کرنا چاہئے کہ میرے اس فیصلہ سے حرام حلال ہو جائے گا۔ ہر حال جو شخص اپنی طلاقت سانی کی وجہ سے اپنے حق میں فیصلہ کر رہا ہے۔ وہ اچھی طرح یہاں اپنے ذہن میں رکھ کر اس نے آگ کا ایک ٹکڑا اوصول کیا ہے لیکن اس بال حرام کی وجہ سے اسے قیامت کے دن آگ میں جاتا پڑے گا۔

عدالت صرف اس بات کی مکلف ہے کہ وہ اپنی حد تک مقدمہ کے مواد، دلائل اور گواہوں کے بیانات کی روشنی میں فیصلہ کرے۔ عدالت میں جانے والے بھجوں کو چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم، اس حقیقت کو فرماؤش نہ کرنا چاہئے کہ مر نے کے بعد اللہ کی بے لاگ عدالت میں بھی مقدمہ زیر بحث آئے گا۔ طلاقت سانی اور ذہنیت کا کوئی حر جو باب کا رگرہ ہو سکے گا۔

اے اللہ، ہم پر رحم فرم!

ہمیں کسی اور زبان کا تو خاص علم نہیں البتہ اردو لغت پاکستان کی سیاسی اور معاشی دگرگوں حالت بیان کرنے سے قاصر نظر آتی ہے۔ قوی سطح پر جو اضطراب، اضطرار ہے اور یجاتی و پریشانی اور بے تینکری کی کیفیت ہے اُس کا نقشہ ان الفاظ کے استعمال سے بھی پورے طور پر سامنے نہیں آتا۔ سرمایہ کاری رک چکی ہے، صنعتی بند ہو رہی ہیں، روزگار کی پلٹی ہی کوئی ایسی اچھی حالت نہ تھی۔ صنعتی بند ہوئے اور تجارتی منڈی اور کساد بازاری سے بے روزگاری کا اڑدھامنہ کھوئے معموم زندگیاں ہڑپ کر رہا ہے۔ کوئی باپ بے روزگاری اور معاشی تنگ دتی سے مجبور ہو کر حرام موت کو گلے لگا رہا ہے تو کوئی ماں بھوک سے بلکہ بچوں کو بے سہارا چھوڑ کر زمین کے پیٹ کو زمین کی پیٹ پر ترجیح دے رہی ہے۔ کراچی جس کی رونقیں کبھی مشہور تھیں وہاں اگر کوئی ساعت ایسی گزر جائے کہ رہنڑوں کی شہریوں سے چھینا چھینی نہ ہو تو یہ ایک خبر ہے۔ لاکھوں پاکستانی اپنادیں چھوڑ کر دیار غیر جا چکے ہیں، لاکھوں رخت سفر باندھ رہے ہیں۔ گزشتہ سال تک تم کہر رہے تھے کہ کہیں ہمارا حال سری لنکا جیسا ہو جائے، آج معاشی لحاظ سے ہم سری لنکا سے بھی کھتر سطح پر آگئے ہیں۔

پاکستان میں اگرچہ موسم گرما بھی زوروں پر نہیں ہے لیکن ہمارے زر مبادلہ کے ذخائر برف کی طرح پگھل رہے ہیں۔ سینکڑوں کشیز بندرگاہوں پر آئے ہیں اور ہمارے پاس پیٹ نہیں کہ انہیں چھڑا کر ملک کے اندر لا لیں اور اپنے عوام کو ضروریات زندگی فراہم کر سکیں۔ اگرچہ ہمارا وادیٰ کشکول پوری طرح حرکت میں ہے لیکن اول تو کوئی سنجی اب اُس میں پکھڑانے کو تیار نہیں اور وہ یہ بھی ہم اس بذریعین صورت حال میں بھی اس کے سوراخ بند کرنے کو تیار نہیں۔ ڈال جو خود دنیا بھر میں بے تو قیری کا شکار ہے پاکستان میں اُس نے ٹرپل سچری مکمل کر لی ہے، لیکن پھر بھی نایاب ہے۔ ڈال آگے آگے بھاگ رہا ہے اور ہمارا امپورٹر گرتا پڑتا اُس کا تعاقب کر رہا ہے اور ذلیل و خوار ہو رہا ہے۔ ہمارے وزیر خارجہ بلا اول بھٹکوئی ارب روپے کے مساوی زر مبادلہ یورپ خاص طور پر امریکہ کے اسفار میں لگا چکے ہیں لیکن نتیجہ صفر نہیں بلکہ مائنٹس میں ہے۔ کیونکہ اس حکومت کو شروع میں جو امریکہ اور یورپ کی حمایت حاصل تھی وہ بھی نہیں رہی۔ اُس کی وجہ حکومتی کارکردگی کی بری طرح ناکامی اور کرپشن ہے۔

حکومتی جماعت کے اپنے انتہائی اہم رکن اور سابق وزیر اعظم شاہد خاقان عباسی مفت آٹے کی تقسیم میں 20 ارب روپے کی کرپشن کی آواز لگا رہے ہیں، لیکن کسی انکو اڑی کی ضرورت نہیں۔ عجب اور حیران کن بات یہ ہے کہ ساری دنیا کا سیر سپاٹا کرنے والے وزیر خارجہ نے سو سال میں ہمایہ اسلامی برادر ملک افغانستان جس کے ساتھ ہمارے بہت سے مسائل جڑے ہوئے ہیں، وہاں جانے کی تکلیف گوار نہیں کی۔ بلکہ وزیر مملکت حنار بانی کھر کو وہاں بھیج کر افغان طالبان کی حکومت کو مزید ناراضی کیا ہے جو امریکہ سے ضرورت سے زیادہ ہماری گہری واٹگی اور اُس کے ساتھ انہیں میں شیزرنگ پر پلے ہی، ہم سے ناراض تھی۔ وزیر اعظم شہباز شریف کا معاملہ یہ ہے کہ وہ ملک کو اس حالت میں چھوڑ کر جبکہ معاشی ابتو

نہایت خلافت

خلافت گی بنا اور یہاں میں ہو پھر استوار
الگھیں سے ڈھونڈ کر اسلام کا قلب و جگہ

تنظیم اسلام کا ترجمان انصاف خلافت کانفرنس
بانی: اقتدار احمد روحانی

25 شوال تا گم'ذو القعدہ 1444ھ جلد 32
16 تا 22 جولائی 2023ء شمارہ 19

مدیر مسٹر /حافظ عاکف سعید

مدیر /ایوب بیگ مرزا

ادارتی معاون /فرید اللہ مروٹ

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

بلپرشر: محمد سید اسعد طباطبی: رشید احمد چودھری
طبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مکتبہ جدید پریس ملکی

"دارالاسلام" ملکان روڈ، چوہنگ لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800
فون: 042-35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org

مقام اشتراحت: 36۔ کے اڈا، اڈا، لاہور

فون: 035869501-03، 35834000

nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ ذریعہ تعاون

اندرون ملک 800 روپے

بیرون پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)

انڈیا، پاکستان، ایران، ایران، تونس وغیرہ (10800 روپے)

ڈرافٹ، میڈیا، آرڈر یا پے آرڈر

مکتبہ مرکزی اجمن خدام القرآن کے عنوان سے ارسال

کریں۔ پیک قبول ہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا حصہ ملکا، حضرات کی تمام آراء

سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

انجمناں کو چھوڑتے
رسم تاج پوشی میں
کے باوجود برطانوں
کون ہماری عزیز
گے۔ یہاں یہ ذکر
تفصیل میں شرط
تفصیل میں حصہ

لیلیا۔
کے گھنگان کے سمجھتے ہیں۔ سمجھتے ہیں۔

یہاں فارین رام کے یہ یوں سر ار رنا جی، مصروفی بھتے ہیں ل
بھارت کے وزیر خارجہ نے کچھ عرصہ پہلے برطانیہ کو بے نقط سنائی تھیں کہ انگریز
ہندوستان میں حکومت کے دوران ہماری دولت لوٹ کر برطانیہ لے گیا تھا اور
ہمارا خطہ جو دنیا کا امیر ترین خطہ تھا اسے دیوالیہ کر دیا تھا۔ انگریز کے ہندوستان
آنے سے پہلے ہندوستان کو سونے کی چڑیا اور انانج گھر کہا جاتا تھا۔ بہر حال
پاکستان ہنگامی صورت حال سے دو چار تھا اور وزیر اعظم پاچ روز کے لیے لندن
میں براجمان تھے۔ عوام جانیں اور ان کی غربت و افلاس اور بے چارگی جانے
ہمیں کیا تعلق ہم خود سونے کا چیج لے کر تو پیدا نہیں ہوئے تھے لیکن ہمارے بچے
دنیا بھر کی کرنی منہ میں دبائے پیدا ہو رہے ہیں۔

جب تک اپوزیشن یعنی تحریک انصاف کا لائق ہے جو ملک کی سب سے بڑی جماعت ہونے کی دعوے دار ہے اور عدل و انصاف، انسانی حقوق اور جمہوریت کے نفرے لگاتی ہے۔ خود کو دوسرا سیاسی جماعتوں سے منفرد اور بلند اخلاقی کا دعویٰ کرتی ہے وہ بھی ایک آزمائش میں بڑی طرح ناکام ہوئی ہے۔ چند روز پہلے چیزیں تحریک انصاف عمران خان کو گرفتار کیا گیا تو اُس کے کارکنوں نے جو طوفان بد تیزی برپا کیا اور سرکاری املاک کا جوش کیا وہ صرف ان کی جماعت کے لیے ہی نہیں ہر پاکستانی کے لیے باعث شرمدگی اور خجالت تھا۔ لاہور کے کورنیڈری ہاؤس میں داخل ہو گئے۔ وہاں توڑ پھوڑ کی اور یقینی لوٹ کھٹوٹ بھی کی گئی ہو گئی۔ سڑکوں پر گزرتے ہوئے عام فوجی اپارٹمنٹ پر پہنچ چھینتے گئے۔ ذرائع آمد و رفت میں رکاوٹ ڈال کر عوام کے لیے مصائب کھڑے کر دیئے۔ ریل گاڑیاں روکنے کی کوشش کی گئی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عمران خان کی اُس روز اسلام آباد ہائی کورٹ کے احاطے سے گرفتاری اور اُن سے پولیس کی بدسلوکی کوئی اچھا طرزِ عمل نہیں تھا۔ گرفتاری کا عمل پہلے عام آدمی کے نگاہ میں مشکوک تھا، پھر عدالت عظمی نے اُس کو غیر قانونی قرار دے کر مہر تصدیق شبت کر دی۔ لیکن تحریک انصاف سے سوال پوچھنا لازماً بتا ہے کہ اس میں بے چارے عوام کا کیا قصور تھا کہ دودن اُن کی زندگی عذاب بنی اور اُن کے لیے روزمر زندگی کا تسلسل برقرار رکھنا ممکن نہ رہا۔ خدا جانے کتنی ایسی موڑ سایکلیں نذر آتش ہو گئیں جو بے چارے غریب عوام نے خون پسند ایک کرکے بمبشکل حاصل کی

حضرت ابو ابراهیم علیہ السلام کی دعائیں

(سورہ ابراہیم کی آیات 35 تا 41 کی روشنی میں)



مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ الحنفی کے 5 مئی 2023ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

رہی ہے۔ یقیناً لوگوں کے معاشی مسائل بھی ہیں جس کی وجہ سے پچھلے چند میونس کے اندر پاکستان سے دس لاکھ بندہ باہر چلا گیا۔ یہ ایمگرین یعنی تودی نیوی معاشرات کے زیر اثر ہوتی ہے۔ لیکن مذکورہ رکوع میں مجاہدت کے اعلیٰ ترین مقاصد کی بھی نشاندہی ہوتی ہے۔ یہ بھی سکھایا جا رہا ہے کہ صرف اپنی ذات کی فکر کرنا کافی نہیں بلکہ اپنے گھروالوں اور تمام مسلمانوں کے بارے میں بھی فکر مند ہونا چاہیے اور یہ فکر مندی صرف دنیا کے لیے نہیں بلکہ اصل میں آخرت کے حوالے سے ہوئی چاہیے۔ ای طرح صرف اللہ سے ہی مانگنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ تھا، اللہ کی شکرگزاری کا راستہ اختیار کیے رکھنا وغیرہ یہ سارے پہلو ان آیات کے ذیل میں ان شاء اللہ ہمارے سامنے آئیں گے جن کا آج ہم مطالعہ کرنے جا رہے ہیں اور وہ مذکورہ رکوع کی آیات 35 تا 41 میں۔ فرمایا:

«وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ أَمِنًا» اور یاد کرو جب کہ ابو ابراهیم کے کامے میرے رب اس شہر (لکھ) کو بنادے اُن کی جگہ۔ (ابراهیم: 35) پہلی دعا اُن کے حوالے سے ہے۔ یہ دعا میں ہم اپنے شہر، اپنے ملک اور پورے عالم کے لیے بھی کر سکتے ہیں۔ اُن سکنی بڑی نعمت ہے آج پوری دنیا اس کی ضرورت محسوس کر رہی ہے۔ اُن ہو گا تو معاشی سرگرمی بھی ہو گی اور اللہ کی بندگی کے تقاضے پورے کرنے میں سہولت بھی ہو گی اور لوگ اپنی آخرت کے لیے بھی تیاری کر سکیں گے۔ یہ دعاء مادی اور روحانی نعمتوں کے اعتبار سے بہت بڑی دعا ہے۔ آگے فرمایا:

«وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا» (طہ: ۴۰) اور آپ یہ کہتے رہا کہیجے کامے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرم۔

اوہ بکھی اللہ تعالیٰ دعائیں کلمات عطا کرتا ہے۔ جیسا کہ سورۃ الغافر میں ہے:

﴿أَهْدَنَا الظَّرِيفَ إِلَيْهِ الْمُسْتَقِيمَ﴾
یہ دعائیں انداز خود اللہ تعالیٰ سکھارتا ہے اور بکھی اللہ تعالیٰ پیغمبروں اور اپنے نیک بندوں کی دعا میں قرآن حکیم میں انتقل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت آیہؐ کی دعا بھی سورۃ الغافر کے آخریں موجود ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿رَبِّ ابْنِي لِي عِنْدَكَ بَيْتِنِي فِي الْجَنَّةِ﴾ (آخریم: 11)

”اے میرے پروردگار! اٹو میرے لیے بنادے اپنے پاس ایک گھر جلتیں۔“

مرتب: ابو ابراهیم

بہر حال ان مختلف پیرا یوں میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعا مانگنا سکھایا ہے۔ قرآن مجید کے 13 ویں پارے میں سورۃ ابراہیم کا چھنار کو اس حوالے سے انتہائی اہم ہے جس میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا ذکر خیر بھی ہے، دعا کے آداب بھی سکھائے گئے ہیں، عاجزی اور اکساری کا ذکر بھی آرہا ہے، دعا کے اعتبار سے پیغمبر ان طرزِ عمل یعنی اللہ تعالیٰ انتقال فرمارہا ہے، روحانی نعمتوں مانگنے کا تذکرہ بھی آرہا ہے۔ ای طرح مقصد زندگی بھی واضح ہو رہا ہے اور اپنی اولاد کے بارے میں فکر مند ہونے کے اعتبار سے یہ بہترانی بھی آرہی ہے کہ اگر اولاد کو سیل کرنا ہے تو کون مقاصد کے تحت سیل کرنا چاہیے۔ ایمگرین یا ایمگرین ہمارے ہاں بھی بہت ہو

خطبے مسنونہ اور تخلوٰت آیات کے بعد!

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (الذاریات: ۱۷)

”اور میں نے نہیں پیدا کیا جوں اور انسانوں کو مگر صرف اس لیے کہ وہ میری بندگی کریں۔“

عبادت کے مفہوم میں جو شے مطلوب ہے وہ تامل ہے۔ یعنی جھک جانا، بچھ جانا۔ مراد یہ ہے کہ بندہ اپنے رب کے سامنے جھک جائے، اُس کی بندگی اختیار کر لے، بندگی کا یہ تضاد افرادی اور اجتماعی دنوں پر طویل پڑے اور پوری زندگی کے لیے ہے۔ البتہ اس تامل کی کیفیت کا بہت زیادہ اظہار اس وقت ہوتا ہے جب بندہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے۔ اس حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت جامع احادیث میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الدعا ہو العبادة)) ”دعا عبادت ہے۔“

اوہ ((الدعا مخفی العبادۃ)) ”دعا عبادت کا مخفی ہے۔“

دعا یہ ہے کہ بندہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرتا ہے، اپنی کمزوری، بختا، بے بسی کا ذکر بھی کر سکتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی شان کریمی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود دعا میں ہمیں سکھاتا ہے۔ بکھی اللہ تعالیٰ لفظ قل لاتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَقُلْ رَبِّ ازْخَمْهَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا﴾ (نی اسرائیل: ۲)

”اوہ دعا کرتے رہو: اے میرے رب ان دونوں پر حرم فرمائیں کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔“

وَاجْنِدُنِيْقَ وَتَبَعِيْقَ آنَ تَعْبُدَ الْأَصْنَامَ ⑭

”اور بچائے رکھ مجھے اور میری اولاد کو اس سے کہ ہم بتوں کی پرستش کریں۔“ (ابراهیم: 35)

چونکہ سورۃ ابراہیم کی سورت ہے اور مکہ مکرمہ میں جو لوگ آباد تھے وہ اپنی نسبت ابراہیم ﷺ کی طرف کرتے تھے مگر بد قسمتی سے وہاں بت پرستی پھیل چکی تھی اور خانہ کعبہ میں 360 بت رکھے ہوئے۔ الہذا اس آیت

میں اللہ تعالیٰ ان کو یاد کر رہا ہے کہ تم ابراہیم ﷺ کی نسل سے ہو تو تم ان سے نسبت رکھنے کے دعوے دار ہو اور تم نے اللہ کے گھر کو بتوں کی گندگی سے بھر دیا ہے حالانکہ حضرت ابراہیم ﷺ تو موحد تھے اور تو حیدری دعوت دینے والے تھے۔ یہ ہے بغیر ان اخلاق۔ بغیر تو مقصود ہوتے ہیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی برہ راست نگرانی میں ہوتے ہیں، اس لیے وہ خطابے پاک ہوتے ہیں، لیکن اس کے باوجود ابراہیم ﷺ فرمائے ہیں کہ اے میرے رب! مجھے بھی بت پرستی سے بچائے رکھ اور میری اولاد کو بھی۔ یہ بغیر کی عاجزی ہے اور امت کے لیے تعلیم ہے۔ رسول اللہ ﷺ جب نماز کا سلام پھیرتے تھے تو پڑھتے تھے:

((اللَّهُ أَكْبَرُ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ، اسْتَغْفِرُ اللَّهَ، اسْتَغْفِرُ اللَّهَ!))
ہمارا تو خیال ہے کہ گناہوں پر استغفار کرنا چاہیے وہاں رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد بھی استغفار اللہ کرتے تھے۔ اور پھر دعا کرتے تھے:

((اللَّهُمَّ اعْنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشَكْرِكَ وَحَسْنِ عِبَادَتِكَ)) اے اللہ! میری مدفر مالپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی عمدہ عبادت کے لیے۔ تیری توفیق کے بغیر تیری بندگی ملکن بنیں۔“

بہر حال یہ بغیر ان اخلاق میں جو ہماری تربیت کے لیے ان دعاؤں کی تعلیم کے نتیجے میں سامنے آ رہے ہیں۔ آگے فرمایا:

﴿رَبِّ إِنْهَىْ أَضْلَلَنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ﴾
”اے میرے پروردگار! ان بتوں نے (پہلے بھی) بہت سے لوگوں کو گراہ کیا ہے۔“ (ابراهیم: 36)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں امتحان کے لیے بھیجا ہے۔ فرمایا:

﴿إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ۚ﴾ (الدھر)
”اے چاہے تو وہ شکر گزار بن کر رہے چاہے ناٹکرا ہو کر۔“

دونوں آپشنز دے دیے کہ چاہے تو شکر کا راست اختیار کرے، چاہے تو غیر کا راست اختیار کرے۔

آن کی بیرونی کرتے ہیں۔ لیکن بات اللہ کے رسول ﷺ کی نسبت نبھی فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ((من اَحَبَّ سَتَّيَ فَقْدَ اَحَبَّنِي وَمِنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِيْ فِي الْجَنَّةِ)) ”جس نے میری سنت سے محبت کی بے شک اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔“

بھیں کتنا شوق ہے کہ ہم جنت میں حضور ﷺ کی نسبت

کرے، چاہے تو غیر کی طرف جائے۔ رب کو چھوڑ کر جو لوگ بتوں کی پرستش میں لگ جاتے ہیں تو وہ کفر اور ناشری کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے بتوں نے بہت سی قوموں کو گراہی میں ڈالا اور وہ آخرت کے لحاظ سے نارا در ہو گئی۔ یہ بڑی تباہی ہے جس سے پہنچ کے لیے یہ دعا سکھائی جا رہی ہے۔ آگے فرمایا:

﴿فَمَنْ تَبَعَنِي فَإِنَّهُ مُفْتَحٌ ۝﴾ ”تو جو کوئی میری بیرونی

کرے وہ تو بلاشبہ مجھ سے ہے۔“ (ابراهیم: 36)

ان مشرکین مک کو سمجھایا جا رہا ہے کہ تم حضرت ابراہیم ﷺ سے نسبت جوڑتے ہوئے تین تہاری حرکتیں یہ ہیں کہ 360 بت تم نے رکھے ہوئے ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ حضرت ابراہیم ﷺ سے نسبت تو صرف انہی کی ہے جو رلاتی ہے کہ پہنچیں چلتا کہ جنت ملے گی یا نہیں اور اگر اللہ

پریس ریلیز 12 منی 2023ء

سیاست دان اور ریاستی ادارے قوم پر حکم کریں

شاعر الدین شیخ

سیاست دان اور ریاستی ادارے قوم پر حکم کریں۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شاعر الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ آنہوں نے کہا کہ پوری قوم اضطراب اور بیجانی کیفیت میں بچتا ہے۔ لیکن قومی رہنمائی پرستی اور مدد کی بنا پر آنکھیں کھونے کو تیار نہیں۔ مہنگائی سے قوم جسمانی کے علاوہ ذہنی مریض بھتی چلی جا رہی ہے اور سیاست دان ایک دوسرا کے خلاف سکھرا چھالنے کے سوا کچھ کرنے کو تیار نہیں۔ پاکستان اس وقت معافی لحاظ سے ایشیا کا بدترین ملک بن چکا ہے۔ سیاسی عدم احکام کی صورت ختم ہوتا نظر نہیں آ رہا۔ اپنے بتوں کے تاخن لینے کا مشورہ دے رہے ہیں اور یہاں نے ہماری سلامتی کو تاریک کرنے کے لیے تاک میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آنہوں نے کہا کہ جیزیر میں پیٹی آئی کو اسلام آباد ہائی کورٹ کے احاطے سے گرفتار کرنے کا بوڑھی اختیار کیا گیا اسے پریم کورٹ غیر قانونی قرار دے بھی ہے۔ دوسرا طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ کوئی شخص چاہے وہ ملک کی ایک بڑی جماعت کا لیدر ہی کیوں نہ ہو قانون سے بالا نہیں ہوتا۔ ملک کے کسی شہری کی گرفتاری اگر حکومت، انتظامیہ یا دوسرے قانون نافذ کرنے والے ادارے کو مطلوب ہے تو آئین اور قانون کے دائرے کے اندر رہ جئے ہوئی چاہیے اور اس شہری کا بھی فرض ہے کہ وہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ تکمیل تعاون کرے اور اپنا معاملہ دعاویٰ کے پر کر دے۔ آنہوں نے عمران خان کی گرفتاری پر پیٹی آئی کے کارکنان کی طرف سے پرتشداحتجاج اور سرکاری املاک کو تقصیان پہنچانے کے واقعات کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی تحریک کے رہنماؤں کی یہ بنیادی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے کارکنان کو ظلم کا پابند نہیں اور ان کی ایسی تربیت کی جائے کہ وہ ہر حالات میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں اور خرجنی کارروائیوں سے گریز کریں۔ پھر یہ کہ ماضی کی طرح ایک جماعت پر حکمرانوں کا کریک ڈائیں اور چادر اور چاروں پواری کا پیالہ کرنا ابتدائی تشویش ناک ہے جس کا کسی صورت ارتکاب نہیں ہوتا چاہیے۔ آنہوں نے کہا کہ اگرچہ ہر شہری کو ریاستی اداروں کا احترازم کرنا چاہیے لیکن ریاستی اداروں کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنی آئینی اور قانونی حدود میں رہیں اور دوسروں کے کام میں مداخلت نہ کریں۔ آنہوں نے کہا کہ حکومت، اپوزیشن اور مقدار حلقوں کو پریم کورٹ کی اس تلقین پر غور کرنا چاہیے کہ آئین کی پاسداری اور ملکی سلامتی کو تیقینی بنا سب کی ذمہ داری ہے اور فریقین میں بیٹھ کر سیاسی معاملات کا حل تلاش کریں۔ پیٹی آئی اور پیٹی ایسی مدد کرات کو جمال کریں تاکہ آئین کے مطابق انتخابات کے لیے لا جعل طے کیا جاسکے تاکہ ملک میں سیاسی امنشہر ختم کیا جاسکے۔ (جاری کردہ: مرکزی شبہ شرعاً و شرعاً، تنظیم اسلامی، پاکستان)

نے فضل فرمایا تو دہل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ملے گا مجھی یادیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ حجود پر ہوں گے اور ہم پتا نہیں کہاں ہوں گے۔ پتا نہیں تھیں دہل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ملے گا یعنیں۔ اس پر اللہ کی آیت کا نزول ہوا:

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأُولَئِكَ مَعَ الْذِيْنَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّنَ وَالْمُصَدِّقِيْنَ وَالشَّهِدَاءِ وَالصَّلِيْحِيْنَ وَحَسْنُ أُولَئِكَ رَفِيقًا ﴿٤﴾ (النَّارُ)

”اوہ جو کوئی اطاعت کرے گا اللہ کی اور رسول کی تو یہ لوگ ہوں گے جنہیں معیت حاصل ہوگی اُن کی جن پر اللہ کا انعام ہوا۔ یعنی انبیاء کرام صدقین شہداء اور صالحین۔ اور کیا ہی اچھے ہیں یہ لوگ رفاقت کے لیے“

صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم کیتے ہیں کہ اس آیت کے نزول پر نہیں جتنی خوشی ہوئی اس سے پہلے نہ ہوئی۔ شرط یہ آرہی ہے کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہو اور اطاعت کا تقاضا فقط رمضان سے منسلک نہیں ہے یا جمع کی درکعت یا صرف شیخ وقت نماز سے منسلک نہیں ہے بلکہ یہ پورا پنچ ہے۔ سورۃ البقرۃ میں فرمایا:

إِنَّمَا الَّذِينَ أَنْتُمْ أَذْخُونَ فِي السَّلْمُ كَافِةً صَ (آیت: 208) ”اے اہل ایمان! اسلام میں داخل ہو جاؤ پرے کے پورے۔“

اطاعت پک اینڈ چوز کا معاملہ نہیں ہے کہ دل کیا تو کسی سنت کی پیروی کریں، یا جس کو آسان سمجھا اس پر عمل کریں۔ ہر گز نہیں۔ مسوک سنت ہے، اس میں کوئی شک نہیں مگر کبھی أحد کے میدان میں جا کر مسوک کرنا پڑے گی، بہترین خوشبوکائیں کوئی حرج نہیں مگر کہی طائف کی گیوں میں جا کر خوشبوکائی پڑے گی۔ یعنی اللہ کے دین کے لیے کالائف بھی اٹھانی پڑیں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی ادا غیر انہیں بلکہ ہر ادا ایتی ہے۔ البتہ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ 23 برس کی مسلسل محنت کس مشن کے لیے ہے، اس مشن کے لیے اپنی جان بھی کھپانی پڑے گی۔ آگے پیغامبر کی دعا میں ہمارے لیے تعلیم ہے کہ اللہ سے مانگنے کے آداب کیا ہیں۔ فرمایا:

وَمَنْ عَصَمَ فِيَّ إِنَّكُمْ بِمُنْذِرٍ يَوَادِ غَيْرِ ذَيْنِي زَرْعَ عَنْدَ بَيْتِكُمُ الْمُحَرَّمِ لَا رَبَّنَا لِيَقِيْمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْيَدَةً وَمِنَ النَّاسِ تَهْوِيْقَ إِنْجِيْمَ ” (آل ایم: 36) ”اور جویری نافرمانی کرے تو بلاشب توبختے والا مہربان ہے۔“

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس بات میں شفاعة

کو پورا کر دکھایا۔“ یہ ابوالأنباء ابراہیم علیہ السلام بھی سکھاتے ہیں اور یہ روح اللہ علیہ السلام کا ایک انداز قیامت کے دن ہو گا اور پھر یہ انداز امام اتمیم محمد صطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر بھی اختیار کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس حوالے سے قرآن میں مکالمہ نقل ہوا ہے۔ سورۃ المائدہ کے آخرین فرمایا:

إِنْ تَعْذِيْلَهُمْ فَإِنَّهُمْ عَبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ” (آل ایم: 55) ”اے اگر تو انہیں مذاب دے تو یہ تیرے ہی بندے ہیں۔ اور اگر تو انہیں بخش دے تو تو زبردست ہے حکمت والا ہے۔“

تیرے اختیار کو کوئی پیچھے نہیں کر سکتا، بناں نہیں سکتا اور پھر تو حکم ہے تیرا کوئی فیصلہ حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ اے اللہ! اگر تو سب کو معاف کرنے کا فیصلہ کر لے تو تیرا اپورا اختیار بھی ہے اور تیرا یہ فیصلہ حکمت سے خالی نہیں ہے۔ پیغمبر نہیں مانگنا سکھار ہے ہیں۔ مند احمد کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجدی نماز میں یہ آیت پوری رات تلاوت کی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کا خیال تھا۔ ہم تو خیر چار مرتبہ ہی پڑھ کر تحکم جائیں گے لیکن وہ رحمۃ للعلیمین صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ ارشاد ہوتا ہے:

عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ إِنَّمُؤْمِنِيْنَ رَّوْفٌ رَّحِيْمٌ ” (آل ایم: 124) ”بہت بھاری گزرتی ہے آپ پر تمہاری تکلیف، تمہارے حق میں آپ (جلالی کے) بہت حریص ہیں اہل ایمان کے لیے شفیق بھی ہیں جسم بھی۔“

سورۃ ابراہیم میں آگے فرمایا:

إِنَّمَا إِنْجِيْمَ أَنْكَثَ رَبِّيْمَ يَوَادِ غَيْرِ ذَيْنِي زَرْعَ عَنْدَ بَيْتِكُمُ الْمُحَرَّمِ لَا رَبَّنَا لِيَقِيْمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْيَدَةً وَمِنَ النَّاسِ تَهْوِيْقَ إِنْجِيْمَ ” (آل ایم: 36) ”اے ہمارے رب! میں نے اپنی اولاد (کی ایک شاخ) کو آباد کر دیا ہے اس بے آب و گیاہ وادی میں تیرے محترم گھر کے پاس اے ہمارے پروردگار تاکہ یہ نماز قائم کریں، تو تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے۔“

ابراہیم علیہ السلام کی پوری زندگی اختیارات سے گزری۔ اشارہ ہے۔ آج بھی مکمل مرکم کے پہاڑوں میں اگتا کچھ بھی نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسی کوں سی نعمت ہے جو دہل عطا نہیں کر رکھی۔ یہ ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان رب کا شکردا کریں۔ نماز پڑھنا بھی شکر ہے، اللہ کے دین کے قیام کے لیے

شرمات کاظف پہلوں کے لیے بھی آتا ہے، کھانے پینے کی چیزوں کے لیے بھی آتا ہے، پیداوار کے لیے بھی آتا ہے اور مغتوں کے متاثر کے لیے بھی آتا ہے۔ یہاں پر مادی اعتبار سے جو کھانے پینے کی چیزوں میں ان کی طرف اشارہ ہے۔ آج بھی مکمل مرکم کے پہاڑوں میں اگتا کچھ بھی نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسی کوں سی نعمت ہے جو دہل عطا نہیں کر رکھی۔ یہ ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اس کے رہ نے بہت سی باتوں میں تو اس نے ان سب

جدوجہد کرنا بھی شکر کا تقاضا ہے۔ لیکن آج مسلمان یہ تقاضا بھول پکے ہیں۔ آگے عرض کرتے ہیں:

﴿رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا تَنْهَىٰ وَمَا تَنْهَىٰ ط﴾

”اے ہمارے پروردگار! تو خوب جانتا ہے جو کچھ ہم چھپاتے ہیں اور جو کچھ ہم ظاہر کرتے ہیں۔“

بیوی اور اولاد سے فطری محبت ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے صاحبوں نے جناب ابراہیم کا انتقال ہوا تو حضور ﷺ کی آنکھیں آنسو نہ ہیں۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: میا تیری جدائی پر دل غمکن ہے، آنکھ آنسو بھاتی ہے مگر زبان پر وہی ہو گا جس سے اللہ راضی ہو جائے۔ یعنی دل کے جذبات تو اللہ جانتا ہے مگر زبان سے ٹکڑوں نہیں کرنا۔ اس طرح ابراہیم علیہ السلام دو دھپتے پیچے اور بیوی کو چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ ان کے دل کے جذبات بھی تھے مگر ان کا ایمان تھا کہ اللہ تعالیٰ اس باد پیدا کر دے گا اور ان کی خداخت فرمائے گا۔ غیب اور ظاہر کی قسمیں ہمارے اعتبار سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی شے غیب یا پوشیدہ نہیں ہے۔ آگے فرمایا:

﴿وَمَا يَنْهَا عَنِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاوَاتِ﴾^(۱) ”اور اللہ پر تو کوئی شے مخفی نہیں زمین میں اور آسمان میں۔“

﴿أَكْحَمَدُ لِلَّهِ الْدُّقُوقَ وَهَبَ لِلَّهِ الْكِبِيرَ إِنْفَعِيلَ وَإِنْسَقِطَ ط﴾^(۲) ”کل شکر اور کل شا اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے عطا فرمائے باوجود بڑھاپے کے اساعیں اور اسماق (جیسے بیٹے)۔“

ابراہیم علیہ السلام جب کم ویش 87 برس کے ہوئے تب رسول کی دعاویں کے بعد اس عمل علیہ السلام اعطای ہوئے۔

آگے فرمایا:

﴿إِنَّ رَبِّي لَسَبِيعُ الدُّعَاء﴾^(۳) ”یقیناً میرا پروردگار دعاویں کا سنے والا ہے۔“

اللہ تعالیٰ دعاماً تکنے کا حکم بھی دیتا ہے، دعا کے آداب بھی سکھاتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ دعا کی قبولیت کا تین بھی رکھو اور دعا کی قبولیت کا قرار بھی کرو۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿زَرِّ الْجَحْلِيَّنِ مُقِيمَةً الصَّلَاةَ وَمِنْ ذُرْتَيْنِ قِرَبَتَنَا وَتَقَبَّلَ دُعَاءَ﴾^(۴) ”اے میرے پروردگار! مجھے بنادے نماز قائم کرنے والا اور میری اولاد میں سے بھی اے ہمارے پروردگار! میری اس دعا کو قبول فرم۔“

پیغمبر سے بڑھ کر کون اللہ کی بندگی کرنے والا ہوگا

لیکن وہ بھی دعا کر رہے ہیں کہ مجھے نماز قائم کرنے والا بنادے نماز کرے۔ لیکن آج مسلمان یہ تقاضا بھول پکے ہیں۔ آگے عرض کرتے ہیں:

کیونکہ رسل کے سکونت کے راستے کی بھیں کتنی کفر ہے لیکن ان کی نمازیں ضائع ہو رہی ہیں کیا ہمیں کفر ہے۔ انگلش انگریز کے لمحے میں نہیں بول پا رہے تو پریشانی ہے لیکن اللہ کا کلام گھر میں بند پڑا ہے، کیا اس پر پریشانی ہے؟ حالانکہ ایک مسلمان کے لیے فکرمندی کی بات کیا ہوئی چاہیے اللہ کے پیغمبروں کی ان دعاویں میں ہمیں تعلیم دی جا رہی ہے۔ آگے فرمایا:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْنَا وَلِوَالِدَيْنِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ﴾^(۵) (ابراہیم) ”اے ہمارے پروردگار! مجھے یہرے والدین اور تمام مؤمنین کو بخش دے جس دن حساب قائم ہو۔“

ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا ایک جامع دعا ہے جس میں

اے ہمارے انتہا ہے۔

قرآن اور رشتہ کا باہمی تعلق (4)

ڈاکٹر اسمار احمد

مضمون باقی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسمار احمدؒ کے الجمن کے سالانہ اجلاس منعقدہ 1984ء کے موقع پر صدارتی خطاب کا خلاصہ ہے۔ خصوصی اہمیت کے پیش نظر اس کو قارئین ندائے خلافت کے لیے شائع کیا جا رہا ہے۔ (اورہ)

(گزشتہ سے پوست)

اسلامی قوانین کے مآخذ

انپنے پاس سے کوئی چیز گھڑ کر لائے ہوں گے؟ کیا ہم ان

کے بارے میں ایسا سوچ سکتے ہیں؟ معلوم یہ ہوا کہ اگر

امدادار بعد کا کسی بات پر اجماع ہے تو وہ بے دلیل نہیں ہے

خواہ اس کے بارے میں کوئی سچ پیش نہیں کی جاسکے۔

اصولی بات یہ ہے کہ جہاں ہمارے قانون کا

اویشن شیع اور مأخذ (source) قرآن مجید ہے وہاں

اس کا دوسرا مأخذ علت رسولؐ ہے جو اپنے طور پر خود مختار

(independent) ہے۔ تیرسے نمبر پر خود

رسول اللہ ﷺ کے قول کے مطابق، علت خلفاء راشدین

مہدیین ہے۔

تمہیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہماری تاریخِ گل کی گل

تاریک نہیں ہے۔ یہ بہت روشن رہی ہے۔ پچھلی تین چار

صد بیان اگر تاریکی میں گزر ہیں تو اس کے معنی یہ نہیں کہ

ہم شرم اور خجالت سے اپنے سر جھکائیں کہ شاید ہماری پوری

تاریخ بالکل تاریک ہے۔ قرآن اور علت رسولؐ نے جو

روشنی تھی خلافت راشدہ کا ایک عظیم نظام بدل گیا، لیکن

اس کے بعد دو رسمی اور دو رعنی عبارت میں یہ تو ضرور ہوا کہ

حکومت کی اعلیٰ ترین سطح پر دستوری نظام بدل گیا، لیکن

تہذیبی روایات کا ارتقا اور ان کا تسلیل جاری رہا۔ ان

ادوار میں ہمارے جوانہ دین اور محمد شین گزرے ہیں ان

میں سے ایک ایک چاند ستاروں کی مانند ہے۔ ہماری

تاریخ کے ان افراد کی خدمات، ان کا علمی مقام و مرتبہ اور

اس پر ممتاز اداں کا تین، تقویٰ، اختیاط اور لہبیت کا جو

معیار نہیں ملتا ہے ہماری تاریخ ان چیزوں سے بنی ہے۔

علت خلفاء راشدین کے بعد اہل علت کے

چاروں ائمہ کا اگر کسی بات پر اجماع ہو گیا، وہ کسی چیز پر

متفق ہو گئے تو خداوندی جگہ پر ایک دلیل ہے۔ درحقیقت

و دلیل یہ نہیں ہے کہ یہ ائمہ ارباب کا موقف ہے بلکہ یہ

سروری نہیں کہ ہر صحیح بات ثابت بھی ہو جائے۔ کبھی الیا

درحقیقت اس تعالیٰ کا مظہر ہے جو ویچھے سے چلا آ رہا تھا۔

دور نبوت میں جو کچھ روایات بنی تھیں یہ درحقیقت اسی کا

ظہر ہے۔ کیا ہم امام ابو حیفہ امام شافعی امام مالک اور امام

احمد بن حنبل کے بارے میں یہ مگن کر سکتے ہیں کہ وہ

میں موجود ہوں جو ان بڑے بڑے ائمہ کے جرح و تعدیل کے معیار پر پوری نہیں اور انہوں نے انہیں جوں نہیں کیا۔ لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ اگر ہمارے معاشرے میں دور خلافت راشدہ میں کسی بات پر عمل ہوا تو یقیناً وہ بات صرف ایک حدیث کے بل پر نہیں تھی وہ سرے بہت سے عوامل ہوں گے جن کی وجہ سے دور خلافت راشدہ میں اس پر عمل ہوا۔ چنانچہ اگر انہیں اس کے بعد کسی بات پر متفق ہو رہے ہیں تو یقیناً وہ کسی دلیل پر متفق ہوئے ہوں گے خواہ کوئی حدیث صحیح اس سلسلے میں پیش نہ کی جائے۔ اس لیے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ائمہ اربعہ کا اجماع از خود ایک دلیل بن جاتا ہے۔ آپ حضرات اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

ہمارے ہاں دیت اور قانون شہادت وغیرہ پر جو بخشش چھڑگی ہیں اس شخص میں میرا پہنچاتی تجزیہ یہ ہے کہ اصل میں وہ چیزیں بالکل جدا ہیں، انہیں آپس میں گل نہیں کرنا چاہیے۔ ایک یہ کہ کسی انسان میں انفرادی طور پر یا کسی قوم میں اجتماعی سطح پر ایک ارادہ (Will) پیدا ہو جانا کہ ہمیں مسلمان جینا ہے اور مسلمان مرننا ہے۔ دوسرے اس کو یہ بتانا کہ اسلام کیا ہے اور کیا نہیں ہے۔ ان دونوں کو گل نہ کر سکیجے۔ جب تک وہ ارادہ ہی نہیں ہے تو ان بخششوں میں پڑنے کا فائدہ؟ ایک آدمی کے اندر ایسی وہ ارادہ ہی پیدا نہیں ہوا کہ وہ اللہ کے حکموں پر چلے اور آپ اسے اللہ کا حکم بتا رہے ہیں۔ ابھی اس کے دل میں وہ جذبہ ہی نہیں آبھرا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی علت کا انتاج کرے اور آپ اسے علت رسولؐ پر پچھر دے رہے ہیں۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ پہلے اجتماعی اور قومی سطح پر وہ ارادہ پیدا کریں۔ جب تک ایسا نہیں ہوتا یہ بخشش چھڑگی دن بالکل بے کار ہے۔ اس سے لوگوں میں کنیوثرن برھتا جارہا جائے ہے۔ چنانچہ انتظامی طریقہ کارکے ذریعے سے پہلے ارادہ پیدا کرنا ہو گا اور وہ ہوا کہ قرآن کی حکمت اور فلسفے سے قرآن کی بدایت اور روشنی کو عام کرنے سے۔ پھر اس ارادے کا انتظامی انداز میں ظہور ہو گا اور وہ اپنے آپ کو ثابت کرے گا کہ اس ملک میں رہنے والوں کے اندر اب یہ عزم پیدا ہو چکا ہے کہ وہ مسلمان ہینا چاہتے ہیں اور مسلمان مرننا چاہتے ہیں۔ پھر یہ سارے معاملات کھلتے چلے جائیں گے۔

اصلاحی صاحب کے موقف سے اعلان براءت

مولانا امین احسن اصلاحی صاحب کے ساتھ میرا

نہایت روزہ نہایت خلافت لاہور ۲۵ مئی ۱۴۴۴ھ/ 22 مئی 2023ء

خیرات اخیرتین تھا۔ اصل میں اس کے ساتھ ہی مولانا نے لکھ دیا تھا کہ جہاں تک تعدد و ازواج (polygamy) کا تعلق ہے وہ ثابت ہے اس میں کوئی اعتراض والی بات نہیں۔ اب یہ جو حذر جم کا مسئلہ سامنے آ رہا ہے یہ یقیناً ایسی بات ہے جس میں ہماری امت میں سے سوائے خوارج کے آج تک کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ شیعہ، سنتی اور اہل ظاہر سب اس پر تتفق ہیں۔ اہل عشقت کے چاروں امام شیعوں میں زید یہ ہوں یا جعفر یہ سب کے سب، اہل حدیث علماء اہل ظاہر میں امام داؤد ظاہری، ان سب کا اجماع ہے کہ اسلام میں شادی شدہ زانی دراوڑا شدہ زانی عورت کے لیے حد رجم کی سزا ہے۔ جب مولانا زندگی اس پر آپ نظر ثانی کر لیجئے۔ مولانا نے فرمایا کہ اب میں ہر شخص کی بات پر تو غور نہیں کر سکتا کوئی بڑا عالم دین اگر بات کرے کا تو جواب دوں گا۔ یہ معاملہ اصل میں سورۃ النساء کی آیت ۳ متعلق تھا: ﴿وَإِنْ خَفِثْمَا الْأَنْقَاصُطَوْلَفِي الْيَتِيمِ فَإِنْكُحُوهُ مَا طَابَ لِكُمْ فِي النِّسَاءِ مَقْنُنِي وَثَلَاثَ وَرِبْعَ﴾ اور اگر تمہیں اندر یہ ہو کہ تم شیم لڑکیوں کے جن میں انصاف نہ کر سکو گے تو پھر نکاح کرلو وہ دروسی عروتوں میں سے جو تمہیں پسند ہوں وہ دو تین تین اور چار چار سے۔ اس آیت کے بارے میں اجتماعی نقطہ نظر تھی ہے کہ اس سے مراد ہے کہ تم شیم لڑکیوں سے نکاح کر کے اگر یہ بحثت ہو کہ ان کی طرف سے بولنے والا کوئی نہیں ان کا کوئی بھائی یا باپ ان کے حقوق کی نگہداشت کرنے والا موجود نہیں کہ ان کے حقوق اگر تلف کیے جائے ہوں تو کوئی ان کی طرف سے کھرا ہو تو پھر تم پھیلوں سے نکاح نہ کرو بلکہ جو دروسی عورتیں تمہیں پسند ہوں ان سے دو دو تین تین چار چار سکے شادیاں کرو۔ لیکن مولانا نے رائے ظاہر کی کہ یہاں "امہات الیتھی" مراد ہیں جیعنی تیموری کی ماڈس سے شادیاں کرو۔ یہ بات اجماع کے خلاف تھی۔ ان دونوں مولانا متفق ہم شیخ صاحب کے مولانا اصلاحی صاحب کے ساتھ کافی روایت تھے اور "مجلس دعوت و اصلاح" میں یہ حضرات شریک تھے۔ میں نے جب مفتی صاحب سے یہ معاملہ عرض کیا تو انہیوں نے کہا یہ تو واقعہ بڑی گمراہی ہے۔ میں نے کہا کہ ابھی یہ بات کتابی شکل میں نہیں بھیجی اور اگر آپ مولانا کو مقابل کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو جزا اے گا اور ابھی سے غلطی کی اصلاح ہو جائے گی۔ میرے بہت کہنے کے باوجود انہیوں نے مولانا نے کوئی خط و کتابت نہیں کی تو میں اپنی جگہ کہ مطمئن ہو گیا کہ میں نے اپنا حق ادا کر دیا اور میں نے دروسی جلد شائع کر دی۔ وہ مسئلہ بھی جو بات کہی جائے گی اس سے اعلان براءت پوری شدت

کے ساتھ کرنا ہو گا۔

حرجم کے معاملے میں مولانا اصلاحی نے جو رائے ظاہر کی اس سے پہلے کا بھی ایک واقعہ بیان کیے دیتا ہوں۔ مولانا کی تفسیر کی دوسری جلد ابھی صرف "بیان" میں جو بھی تھی۔

کتابی شکل میں نہیں آئی تھی کہ سورۃ النساء کی ایک آیت کی تاویل جو مولانا نے کی اس پر بعض علماء کا اعتراض آیا۔ ان میں ایک ساہیوں کے مولانا برکات احمد خاں صاحب تھے جو کوئی معروف عالم دین نہیں تھے۔ میں نے مولانا اصلاحی صاحب سے عرض کیا کہ ابھی یہ کتابی شکل میں نہیں بچپنی اس پر آپ نظر ثانی کر لیجئے۔ مولانا نے فرمایا کہ اب میں ہر شخص کی بات پر تو غور نہیں کر سکتا کوئی بڑا عالم دین اگر بات کرے کا تو جواب دوں گا۔ یہ معاملہ اصل میں سلطے میں پچھہ نہ کچھ اقوال ہیں اسلام میں بھی مل جاتے ہیں جس طرح کہ رؤیت باری تعالیٰ میں اختلاف ہے کہ معراج میں رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا یا نہیں! یہ اختلاف صحابہ کرام ﷺ سے چلا آ رہا ہے۔ ایک طرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ نہیں دیکھا، وہ دروسی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دیکھا ہے۔ تو اس میں ہمچنان پیدا کو معاملہ بہت ہی نازک اور پیچیدہ ہے۔ اس میں اہل ایمان کے راستے سے بہت کر کوئی دروسی ارتaste نکلا جائے گا تو وہ قابل قبول نہ ہو گا۔ اس کے بارے میں میں نے آنار میں آیت پیش کی ہے:

﴿وَمَنْ يُشَآقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعُ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ تُؤْلِهِ مَا تَوَلَّ وَنُضِلِّهِ جَهَنَّمَ طَوَّسَهُ مَصِيرًا﴾

(النساء) اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی اس کے بعد کہ اس پر کھل پھی سیدھی راہ اور چل سب مسلمانوں کے راستے کے خلاف تو ہم جو الکریں گے اس کو اسی طرف جو اس نے اختیار کی اور ڈالیں گے اس کو دوزخ میں اور وہ بہت اسی براہمکاند ہے۔

اہل ایمان کا راستہ قرآن عترت رسول ﷺ نے خلاف رائے راشدین مہدیین اور اس کے بعد ائمہ کا ربعہ کے اجماع سے بناتے ہیں۔ اہل عترت کا راستہ مدد کرہ بالا مراد سے ہو کر گزر رہے اور وہ ایک شاہراہ ہے۔ اس کے لیے تو یوں کہا جائے گا: "أَتَيْلُهَا كَفَارَهَا" یعنی اس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے۔ اب اس راستے سے بہت کر جو بات کہی جائے گی اس سے اعلان براءت پوری شدت

6 مئی: مجاہدین بالاکوٹ کی شہادت کا دن

تعیم آخر عدنان
ناظیر شرفا شاعر، حلقتاہور شرقی

وئی فہم اور اسلامی شور کا کرشمہ تھا جو سید احمد شہید کی شخصیت کے زیر سایہ صحیح تربیت کے سبب مجاہدین میں پختہ اور راجح ہو گا اور زندگی کے سارے شعبوں پر حاوی تھا۔ یہ تحریک ایمان و قیامت، جہاد و قتل کی بہترین تصویر اور اخلاص و للہیت کا ایسا معیار اور لکش موند تھی۔

جس کا نقاشا اور مطلب ہر دور میں مطلوب اور شریعت اسلامی کا مقصد ہے۔ اس مقدس تحریک کے آغاز سے قبل کے حالات و واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا علی میان لکھتے ہیں کہ ”بہترین صاحبوں اور جو ہر قابل موجود تھے مگر ضائع ہو رہے تھے، زندگی کا صحیح مقصد اور قوتیں و صلاحیتوں کا درست مصرف نہ ہونے کی وجہ سے شجاعت اور دلیری، حوصلہ مندی، غیرت و محیت اور دوسرا اعلیٰ صفات تحریر مقاصد میں صرف ہو رہی تھی اور جذبات نے غلط رخ اختیار کر لیا تھا۔ افراد تھے مگر جماعت نہ تھی، اور اوقات تھے مگر کتاب نہ تھی، زندگی کی چوہل اپنی جگہ سے پہنچی“، صفحہ (14، 13) اس تحریک نے اپنے آغاز سفر ہوئی تھی۔

(صفحہ ۱۴، ۱۳) اس تحریک کے طور پر جن بیت اللہ کے لیے چار سو نفوں کی تعداد کے ساتھ مکلت سے جدہ کا بھری سفر کیا۔ شعبان المظہم کے آخری حصہ میں یہ قافلہ حرم کی پہنچا۔ رمضان المبارک کی برکتیں سعیں۔ ایامِ حج میں عقبہ اولیٰ کے مقام پر جہاں انصار کی پہلی جماعت نے حضور ﷺ سے بیعت کی تھی اور بیعت کی تھی اور بیعت کی نیاد پڑی تھی۔ اسی مقام پر سید احمد شہید نے اپنے ساتھیوں سے جہاد کی بیعت لی۔ وہ روز رمضان المبارک بھی ادھر ہی رہے اور دوسرا حج بھی کیا اور یوں یہ قافلہ کم رمضاں المبارک ۱۲۳۳ ہجری بہ طابق ۱۸۲۰ء کو واپس ہوا۔ اپنے وطن رائے بریلی میں دعویٰ و اصلاحی سرگرمیاں شروع کرنے کے بعد کئی سال کی مدت گزرنے کے بعد ۱۷ جنوری ۱۸۲۶ء کو مجاہدین کا یہ

قافلہ اپنے وطن کو خیر آباد کر رہی کے شام مغربی سرحدی صوبہ اور موجودہ ”کے پی کے“ کے لیے گوالیار، راچچوتان، اجیر، بارواز سندھ، حیدر آباد، شکار پور، پیر کوٹ (پیر جو گونھ) بلوجہستان میں واقع درہ بولان سے شمال موجودہ کوئٹہ سے قندھار، غزنی، کابل پہنچا۔ افغانستان میں اس وقت درانی خاندان کی حکومت تھی۔ وہاں دو ماہ سے زائد عرصہ دعویٰ و اصلاحی سرگرمیوں اور عملکرداریں میں گزارا۔ بعد ازاں پشاور تو شہر پر آؤ کیا۔ بینیں سے جہاد جیسے محبوب

نظم اجتماعی سے والبستہ پیوست رہنے کی وصیت کی گئی ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ کا یہ کافر مسلمانوں کا فرمان بھی پیش نظر کھانا چاہیے۔ ارشادِ نبی ﷺ ہے: (من استطاع منکم ان لا ينام نوماً ولا يصبح صبحاً إلا و عليه امام فليفعل) ”اگر تم میں سے کوئی ایسا اہتمام کر کے کہ وہ نہ سوئے اور نہ ہی صبح کرے۔ جب تک اس کا امام نہ ہو تو وہ ایسا کرے۔“

ایک اور ارشادِ مبارک ہے: ”تین مسلمان بھی اگر سفر میں ہوں تو ایک کو امیر بنالیا جائے۔“ اسی لیے اسلام میں جماعتی نظم اور امیر کے بغیر زندگی کو جاہلیت سے تعمیر کیا گیا ہے۔ ما پسی کے بر عظیم اور موجودہ بندوستان کے مردم خیز خطاطر ارضی رائے بریلی سے ایک مقدس اور مبارک تحریک کا آغاز ۱۷ جنوری ۱۸۲۶ء عیسوی کی مبارک ساعتوں کو ہوا۔ یہ تحریک بعد ازاں ”تحریک شہیدین“ کے نام سے مشہور و معروف ہوئی۔ سید احمد شہید، شاہ اسماعیل شہید اور مولانا عبدالغفاری کی قیادت و سیادت میں اس تحریک کے اپنے مقدس کام کا آغاز کیا۔ اس تحریک میں ترکیہ نفس یعنی جہاد اصرار کے ساتھ ساتھ جہاد اکبری جہاد و قتل کی سرگرمی بھی اور روزی آب و تاب کے ساتھ موجود تھی۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی جو اسی عظیم خانوادے سے تعلق رکھتے تھے۔ اپنی کتاب ”جب ایمان کی بہار آؤ“ میں لکھا ہے کہ ”سید صاحب

نظام اجتماعی کے امیر کی شرعی امارت کے پرچم کے زیر سایہ“ دین کی دعوت و اقامۃ“ کا علم بلند کرنا ہر مسلمان کا دینی فرض بن جاتا ہے۔ اسی دینی فرض کو پھر فرض میں کی

حیثیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اسلام میں اجتماعی نظم اور اجتماعی زندگی کی اہمیت کی واضح تھیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے پاک پیغمبر ﷺ نے اپنے ایک فرمان عالی شان میں جن پانچ امور پر عمل کرنے کی خصوصی تھیں۔ ان میں سے اویں اور اہم ترین معاملہ ”امروکمہ ڈھمیں بالجماعۃ“ کا حکم دے کر

ہائے وہ لوگ جو دیکھے بھی نہیں یاد آئیں تو رلا دیتے ہیں

دین اسلام اسی وقت تک دین رہتا ہے جب تک وہ ریاست و حکومت کی سطح پر غالب و سر بلند اور نافذ العمل ہو۔ اس کے بر عکس جب اسلام کے بیرون کار غلامی و حکومی سے دو چار ہو جائیں تو دین اسلام بھی دنیا کے دیگر مذاہب کی طرح ایک مذہب کی شکل و صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اس ناپسندیدہ اور ناگفتہ پر صورت حال کو تبدیل کرنے کے لیے دین اسلام اپنے کامنے والوں کو دعوت و جہاد پر مبنی مظہم ایمانی تحریک اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ یہ اسلام سے کوئی بھی اجتماعی کام اجتماعی نظم کے بغیر سرانجام نہیں دیا جاسکتا۔ اسی لیے قرآن و حدیث میں مسلمانوں کو جماعتی و اجتماعی نظم کے ماتحت زندگی بر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ اگر اسلام اور مسلمانوں کو کسی جگہ پر عملاً غائب و سر بلندی حاصل ہو تو وہاں کے سربراہ ریاست کی اطاعت و فرمان برداری لازمی ہوتی ہے۔ ارشادِ ربانی پر کہ ”اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور مسلمان بھر کان کی اطاعت کرو۔“ لیکن اگر اسلامی ریاست و اسلامی حکومت کا وجود نہ ہو تو پھر غلبہ دین یا اقامت دین کے عظیم فریضہ کے حصول کے لیے دینی نظم کا قیام اور اس نظم اجتماعی کے امیر کی شرعی امارت کے پرچم کے زیر سایہ“ دین کی دعوت و اقامۃ“ کا علم بلند کرنا ہر مسلمان کا دینی فرض بن جاتا ہے۔ اسی دینی فرض کو پھر فرض میں کی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اسلام میں اجتماعی نظم اور اجتماعی زندگی کی اہمیت کی واضح تھیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے پاک پیغمبر ﷺ نے اپنے ایک فرمان عالی شان میں جن پانچ امور پر عمل کرنے کی خصوصی تھیں۔ ان میں سے اویں اور اہم ترین معاملہ ”امروکمہ ڈھمیں بالجماعۃ“ کا حکم دے کر

امیرتیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(27 اپریل 2023ء)

- جمعہ (27 اپریل) کو مرکزی اسرے کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔
- جمعہ (28 اپریل) کو قرآن اکیڈمی ڈیپنس کراچی میں اجتماع جمع سے خطاب کیا۔
- ہفتہ (29 اپریل) کو مرکزی اسرے کے خصوصی اجلاس میں شرکت کی۔
- نائب امیر سے تنظیمی امور کے حوالے سے آن لائن رابطہ رہا۔

اعلور عبادت عظیمی کا آغاز کیا جو رسول کی دعوت و تبلیغ اور جدوجہد کا حاصل اور اس پر مشقت سفر کا مقصد تھا۔ اکوڑہ تھک جہاں اب دارالعلوم حقائیق قائم ہے، اسی مقام سے راجہ رنجیت سنگھ کی حکومت کو ایک اعلان نامہ ارسال کیا گی۔ اس اعلان نامہ میں اسے اسلام کی دعوت قبول کرنے، یا جزوی دینے، اطاعت قبول کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ بصورت دیگر جنگ کا سامنا کرنے کی بات کی گئی ہے۔ اس اعلان و فرمان میں یہ عبارت بھی تحریر کی گئی کہ ”تم کو شراب سے اتنی محبت نہ ہو گی جتنی ہم کو شہادت سے ہے۔“ دونوں فرقیین نے جنگ کی تیاری کی۔ مجاہدین کا انکر سات سوا فراد پر مشتمل تھا جب کہ مقابل فوج کی تعداد سات ہزار نفوں تھی۔ اللہ تعالیٰ کی خصوصی تائید و اصرحت سے مجاہدین کو فتح حاصل ہوئی۔ بعد ازاں حضرو اور دیگر مقامات پر معرکہ کے باکے جہاد برپا ہوئے۔ یہاں مقامی خوانین اور سرداروں نے اس قافلہ کے ساتھ غداری و بے فائی کا ارتکاب کیا اور بقول علی میان ”ان کی زبانیں سید صاحب کے ساتھ تھیں اور ول در بالا ہو کے غلام تھے۔ یوں پشاور کے خوانین اور سرداروں کو سمل گئے۔ انہی میں ایک سردار یا محمد خان نے سید احمد شہید کے کھانے میں زہر ملا دیا بعد ازاں مجاہدین کی یہ جماعت سوات کے قریب پختار کے علاقے میں قیام پذیر ہوئی اور بیرون سوات اور ہزارہ کا علاقہ دعویٰ و اصلاحی سرگرمیوں کا مرکز بن گیا۔ یہاں ایک سال کی مدت تک تحریک جہاد کے قافلہ کا قیام رہا۔ ”اسلام کی چھاؤنی اور اصلاح و جہاد کا مرکز بننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ چھاؤنی کی پہاڑی مجاہدین اسلام کی باروفتی چھاؤنی تھی جس کا کونہ کونہ مجاہدوں اور عابدوں سے آباد اور ذکر و تلاوت، جہاد و مجاہدوں، محبت و آخرت، خدمت و ایثار سے گل و گلزار بن گئی تھی۔ جب ایمان کی بہار آئی تو یہاں کے لوگوں کی بڑی تعداد نے سید احمد شہید نے مجاہدین کے ساتھ کشمیر بھر جوہر کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر مقامی میر جعفر و میر صادقوں کی غداری کے سبب تکلست خودرہ سکھوں جو دبارہ منظم ہوئی اور بالا کوٹ کے مقام پر دریائے کنہار کے کنارے مجاہدین کا یقینہ شہادت عظیمی کے منصب پر فائز ہو گیا۔ یہ واقعہ 6 مئی 1831ء کو پیش آیا ہے ”خدا رحمت کرنا یعنی عاشقان پاک طینت را۔“

خصوصی
شمارہ

قرآن کی ملکت

بیاد: ڈاکٹر محمد رفیع الدین — ڈاکٹر اسرار احمد

اس شمارے میں

- ☆ مرکزی انجمن خدام القرآن کا پچاسواں سالانہ اجلاس — ادارہ
- ☆ ملکۃ التأویل (۲۲) — ابو یوسف احمد بن ابراہیم الغزناوی
- ☆ ایمان اور علم کے درمیان تعلق کا مسئلہ — مکرم محمود
- ☆ تشریح دین کی الہیت و استحقاق — ڈاکٹر حافظ محمد رشید ارشد
- ☆ مباحثہ عقیدہ (۱۳) — موسیٰ مسعود
- ☆ نیرنگی سیاستِ دوراں — ڈاکٹر ابصار احمد

مرکزی انجمن خدام القرآن کی 50 سالہ رپورٹ

افادات حافظ احمد یار بیسٹہ ”ترجمہ قرآن مجید مع صرفی و نحوی تشریح“ درر
محترم ڈاکٹر اسرار احمد بیسٹہ کا دورہ ترجمہ قرآن بربان انگریزی
تلسلی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے Message of The Quran

☆ صفحات: 196 ☆ قیمت فی شمارہ: 250 روپے ☆ سالانہ زرعیاون: 500 روپے

K-36، مائل ٹاؤن لاہور

فون: 042-35869501

مکتبہ خدام القرآن لاہور



لا دستي افگار

عامرہ احسان

amira.pk@gmail.com

یہ تمام شاخانے نظرت میں دخل اندازی، انسانی عقل عیار کے ہو کے میں آکر الہی رہنمائی سے منہ مدد و کر خود خدا ہن بیٹھنے کے ہیں۔ آج دنیا چکار اپنی پڑی ہے۔ اب چین اپنی آبادی کی بھائی کو مزید گمراہیوں، فساد کے دروازے کھول رہا ہے۔ گرتی شرح آبادی، بوڑھوں کی حد سے بڑھی ہوئی تعداد۔ شادی اور بچ پیدا کرنا ایک خواب۔ آبادی کیوں بکر بڑھے؟

پورپ اور جایاں کو بھی گرتی شرح آبادی کا ایسا ہی سامنا ہے۔ مرد و زن بچے پیدا کرنے، گھر بسانے سے خائف، بیش پرستی کی دلمل میں دھنے ہیں۔ اب تی پالیسی یہ ہی کہ شادی چھوڑو، شیور فارمولے پر بچ پیدا کرو۔ حلال و حرام سے بے نیاز، بے خدا تہذیب میں بھی غیر شادی شدہ ماں کو چینی معاشرے میں بھی بری نگاہ ہی سے دیکھا جاتا تھا۔ مگر اب اچھی بری نگاہ، بصیرت، بصارت تو تعلیمی نظام، ملازمتوں، حکومتوں نے گروئی کر رکھی ہے۔ سواب غیر شادی شدہ لاکیاں قوم کے لیے اولاد پیدا کرنے کو لیبارٹری سے نامعلوم باپ کے ذریعے جنین حاصل کر کے رحم میں رکھا ہیں گی۔ (یعنی IVF) اس طرح وہاں بچے پیدا کرنا منعت کا درجہ اختیار کر گیا ہے۔

اصطلاحات میں IVF، ارکیٹ، اس کا انتارچ، حاو، IVF، انڈسٹری کا ذکر ہوتا ہے۔ انڈے چوزوں کی مارکیٹ کا سماں بن رہا ہے! منظر نامے میں سماں کا وجود ہے تے باپ کا۔ دو اجنبی ماڈے نئے نیوب میں بلا کاک جیکجا کر کر ایک مصنوعی غیر حقیقی، رشتوں سے ماوراء انسان کی بنیاد پھیس گے۔ جس رحم میں پرورش پانے کا وہ ماں ہو گی مگر یہ بھی تو لازم نہیں کہ بیٹھے اسی سورت کا ہوا فتنہ و جمال پوری انسانی زندگی کو بھے جہت اپنی لپیٹ میں یوں لے گا، کس نے سوچا ہو گا۔ تمام انسانی رشتتوں کا درہم برہم ہو جانا۔ ہمارے تصور حیات کی پاکیزگی، تقدس، حدد و قیود، اللہ کے کھونتے سے بندھے اصول و ضوابط کے پابند ہونے کا نظریہ ایک الگ جزیرے کی کہانیاں ہیں۔

آج دنیا ایک بہت بڑے سحر مردار کا سماں پیش کر رہی ہے جس میں ذی صہی، ذی حیات کہاں باقی رہ گئے۔ مصنوعی زبانت، رو بوبت، مصنوعی غیر حقیقی رشتے یا سکتی تہائی! یہی معزکرہ ایمان و مادیت ہے جس کے کشہاں 2001، کے بعد جم کرو دب دھڑکے ہونے کی پاداش میں

ترجمہ لڑکا تھی، پس بٹ لڑکی کے۔ سولہ بیاں زندہ فن ہوتی ہے کہ ہر بات سمجھی ہو گئی۔ کوئی راز چھپا نہیں رہتا۔ ہر ملک کے مسائل سارے جہاں اور ہر کوئی زبان پر پیمائش۔ نتیجہ یہ کہا کہ 3 کروڑ مردوں توں کی نسبت تعداد میں زیادہ ہیں۔ (کینیڈا کی آبادی کے برابر!) قوانین نظرت سے، اللہ سے جنگ کے باخوں۔

صفیٰ نقاوت کے باخوں اب چوہے لندورے ہو جانے والی صورت حال بن گئی۔ دہن کہاں سے آئے؟ وہی دہن جس کی تدریجی قیمت (چینی رسم میں جو زندگانی ہے) 1970ء میں سائیکل یا کپڑوں کا ایک جوڑا ہوا کرتی تھی، اب گازی، سونے کے زیورات، جانشید اوس تک جا پہنچی۔ کم و بیش 10 سال کی فارم پر کمائی کے برابر ہو گئی تھی 2001ء تک۔ اور اب تو حکومت اس پر پابندی عائد کرنے کے بارے میں سوچ رہی ہے۔ کیونکہ شادی ایک گھمیر مسئلہ بن گئی ہے۔ دہن حاصل کرنے کے لیے چینی اب اچھے مکانوں میں سرمایہ کاری کرنے لگے ہیں۔ والدین اپنے بیٹے کا گھر آباد کرنے کے لیے یہ قارموا اپنائے لگے ہیں۔ محاورتاً یہ کہا جانے لگا ہے کہ (نادر الوجود Phoenix دیوالائی) پرندہ پکڑنے کو گھونسلا بناتا!

اس رپورٹ کا لکھاری کہتا ہے کہ میں 2009ء

میں چین کے ایک انواروں کے گاؤں میں گیا، جہاں شادی کے لائق کوئی عورت نہ تھی۔ دہن حاصل کرنا گویا ایک چینی خواب بن گیا۔ (مغرب دہن، شمن، ہوکر سحر مردار کے متفہن پانیوں میں غوطہ کرا رہا ہے۔) مگر حاصل کرنے کو مرد Mortgage گروئی کی قسطیں ادا کرتے دو ہرے ہو گئے۔ پھر یہ بھی تو ہوا کہ دہنا پے کی قیمت Calli وصول کر کے دہنیں دوڑ گئیں! مرد تہائی، نوٹ پھوٹ اور ذات کا شکار۔ اب ایک باپ کہنے لگا: کاش میری بیٹیاں ہوتیں! وہی باپ جو بیٹیوں کے شوق میں بچی دنیا میں آنے سے روکتے رہے۔

دعاۓ صحت کی اپیل

☆ حلقہ کراچی جنوبی کے قانونی مشیر کریم (ر) محمد امین
کی طبیعت ناساز ہے۔
اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجله مسترہ عطا فرمائے۔
قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی ان کے لیے دعا صحت
کی ابیل کی جاتی ہے۔
اَللّٰهُمَّ اذْهِبْ اِلْيَأسَ رَبِّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ

اللَّهُمَّ ادْهِبْ إِلَيْنَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَاسْفِلْهَا
الشَّافِي لَا شَفَاوْكَ شَفَا، لَا يُغَاذِرْ سَقْمًا

[View Details](#) | [Edit](#) | [Delete](#)

مغرب میں 'فینٹر' کا زبردست کو گھن بن کر چاٹ گئے ہے۔ اب وہ صرف زن سے نازن نہیں ہوئی، بڑی نازنیں نیم مرد ہیں تھیں۔ ادھر مرد بھی اوصاف مردانگی کھو چکے ہے۔ یہ انسان اب صرف ایک حیاتیاتی (Biological) وجود ہے، روح، روحانیت سے تھی دامن، سرپا انفسانیت۔

مردہ لاادھتی افکار سے افرنگ میں عشق
عقل بے رطی افکار سے مشرق میں غلام

❀❀❀

• • •

☆ حلقہ پنجاب پوچھو بار، منفرد اسرہ شریلے کے تقبیث نظر اقبال کے والدوفات پاگئے۔
برائے تعزیت: 0346-7944037:

☆ حلقہ ملائکنڈیر کے ملتزم رفیق سید امجد علی شاہ کے بڑے بھائی وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ مرد جن کی مغفرت فرمائے اور پس مانگان کو صبر جیل کی ان کے لیے دعا مغفرت کی اپیل ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمَا وَارْحَمْهُمَا وَادْخِلْهُمَا فِي رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمَا حِسَابًا يُسْرِيرًا



موبايل فون / آئي فون ايبيس

- ◎ محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی تمام کتابیں موبائل فون پر مطالعہ کرنے کے لیے گوگل پلے سوچ پر لکھیں:

Tanzeem Digital Library

- بیان القرآن کی آفیشل ایس حاصل کرنے کے لیے گوگل ملے شور تکھیں:

Bayan ul Quran - Dr Israr Ahmad IRTS

- ◎ محترم پروفیسر حافظ احمد یار۔ لغات و اعراب قرآن پرائیپ سے استفادہ کے لیے گوگل میں سورچ کھیسیں:

Lughat o Aerab e Quran

میر انلوں ڈرون حملوں کی بھیت چڑھے یا گوانتا میں ایک بھرپور، بگرام میں آزمائے گئے ملکوں یا ڈالروں کے عوام خریدے بیچ گئے منڈیوں میں۔ یہ منڈیاں میڈیا، جمہوری ایوانوں، نظام ہائے تعلیم سے دجالی لشکروں کی تیاری کے لیے جانی احتیاجی گئیں۔ ایک سینکڑوں مارکٹ نے شیور مرغے مرغیوں پر پھٹکی کسی تھی؛ بے حرمتیوں کے حرام انزوں کی اولاد تو حرجت ہوئی تھی کہ اسلامیت بہر طور ایک حساسیت اندر رکھ دیتی ہے۔ نجات وہ اب نوازیدہ چینی بچوں کو کیا القاب دیں گے؟ تاہم کہانی ہمارے سینکڑوں مارج دانشوروں کے لیے کوئی فکر ضرور ہے جو بھروسہ وقت پاکستان کی آبادی کو کوئی تھے، عورت کو ترقی کے عنوان سے گھر سے بے گھر کر کے گلی گلی، دفتر بازار دینا کمانے میں کھاؤ اٹھنے کے دریے رہتے ہیں۔

اسلام کا حیات بخش نظام معاشرے کے ہر جزو
مرد، عورت، بچہ، حکمران، عوام، عدالت، سیاست کو برخیل
رکھنے کا نام ہے۔ اسی کو حکمت، دنائی بھی کہا جاتا ہے۔
اسلام سرتاسر پا رپا حکمت ہے۔ الحکیم رب کاظم، قرآن حکیم
کے ذریعے اپنے حکیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ جس پر
عمل پیرا ہو کر انسانیت نے برسز میں جنت کا انتہہ چکا
لیا۔ جس سرزی میں پر اسلام نے قدم رکھا، پوری پوری
آبادیاں از خود، بلا جیر و اکراہ اسلام کے حیات بخش
پر سکنیت دارے میں داخل ہو گئیں حلقوں گوش اسلام
ہو کر! آج بھی دنیا کی فلاح و صلاح اسی سے وابستہ ہے۔
تباہم گھر، خاندان کے بھرنے سے معاشرتی ابتری دیکھتی
دنیا پوری دھنائی سے افغان عورت کے درپے ہے 'حقوق
کے نام پر۔ وہ اسے بھی بے گھر، بے در، بے اولاد کرنے
(اور بعد میں ہاتھ ملتے رہ جانے پر مجبور ہو جانے) کے
درپے ہے۔ حتیٰ کہ بند کروں میں سر جوڑے ایسے تو
20 مالک (بشویں چین، جاپان، امریکا، یورپی یونین!)
دوہا جلاں میں افغان عورت پر مرشیہ خوانی کرتے رہے۔
ان کی تعلیم اور طاری متوں کاغم کھاتے! (اگرچہ اصل مسئلہ
11. کرکٹ ۱۰۰۔ رواج کا کام!)

یہ عورت وہ ہے جس نے 20 سال جنگ میں اپنے
صبر و ایثار سے جگر گوشے افغان روایات، دین ایمان کے
تحفظ پر قربان کیے اور انسانی تاریخ میں شجاعت
و استقامت کی بے شک طرح ڈالی۔ یہ سر جوز یعنی نہاد
لئکن خوردگان اب صرف اپنے زخم چاٹ رہے ہیں

دعا مسکن کا ہتھیار

مولانا حافظ فضل الرحمن اشرفي

شَنَوْكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ)) ”اے اللہ! بخت افلاک اور عرش عظیم کے مالک! افلاں ابن فلاں (حاکم) کے شرے اور سارے شریر انسانوں اور جنون اور ان کے چیزوں کے شرے میری خداخت فرماء، اور مجھے اپنی پناہ میں لے کر ان میں سے کوئی مجھ پر ظلم و زیادتی نہ کر سکے۔ جو تیری پناہ میں ہے وہ باعزت ہے، تیری شانہ و صفت باعظمت ہے تیرے سوا کوئی معبدوں نہیں، صرف تو ہی معبدوں برحق ہے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے متفق علیہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی پناہ مانگو بلاؤں کی تنگی سے بدجھنی کے لائق ہونے سے، بڑی تقدیر سے اور شمنوں کی بھی سے۔“ اس حدیث میں چار چیزوں سے پناہ مانگنے کی تلقین فرمائی ہے درحقیقت دنیا اور آخرت کی کوئی برآمدی اور کوئی تکلیف، کوئی مصیبت، اور کوئی پریشانی ایسی نہیں جوان چار عنوانوں کے علاوہ ہو۔

بلاؤں کا لفظ تمام مصائب تکالیف اور آفات کو شامل ہے۔ اس کے بعد دوسرا چیز جس سے پناہ مانگنے کی تلقین فرمائی گئی ہے وہ بدجھنی کے لائق ہوتا۔ تیری چیز بڑی تقدیر سے، اور آخری چیز جس سے پناہ مانگنے کا حکم فرمایا وہ کسی مصیبت اور ناکامی پر دشمنوں کا ہنسنا ہے۔ آج ہم ان تمام مصیبتوں میں گھرے ہوئے ہیں جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بدایت پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری ساری فکریں فتح ہو گئیں اور میرا قرض بھی ادا ہو گیا۔

بس اوقات انسان خصوصاً حق پر قائم رہنے کی کوشش کرنے والے شخص کو ایسے موقع پیش آتے ہیں کہ وہ وقت کے ارباب اقتدار کے غصے اور ناراضی کا نشانہ بن جاتا ہے اور ان کی طرف سے ظلم و زیادتی کا خطہ اس کے لیے پریشانی کا باعث بن جاتا ہے۔ جب تم میں سے کسی کو حکم وقت کے ظلم و زیادتی کا خوف ہو تو اے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنی چاہیے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے طبرانی میں روایت مقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہمَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ الشَّمَعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ كُنْ لِيْ جَازًا مِنْ شَرِّ فَلَانِ بْنِ فَلَانِ وَشَرِّ الْجِنِّ وَالْأَنْسِ وَأَتَبِعْهُمْ أَنْ يَغْرِطُ عَلَىٰ أَخْدَهُمْ أَوْ أَنْ يَطْعُنِي عَزِيزُ جَازِكَ وَحْلَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بیٹھے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا بات ہے تم اس وقت جب کہ کسی نماز کا وقت نہیں ہے مسجد میں بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: مجھ پر قرضوں کا بہت بوجھ ہے اور فکروں نے مجھے گھر رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں تمہیں ایسا دعا یہ کہلدے بتا دوں جس کے ذریعے دعا کرنے سے اللہ تعالیٰ قرض بھی ادا کرے۔“ ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ضرور بتا دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم صبح و شام یہ دعا اللہ تعالیٰ سے مانگا کرو: ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر اور غم سے، سستی اور کاملی سے، بڑی اور کنجی سے اور پناہ مانگتا ہوں قرض کے غالب آنے سے اور لوگوں کے دباوے سے۔“

ابو امامہ رضی اللہ عنہ میں فکر اور غم، قرض کا بوجھ اور خانہ فشن کا غلبہ اور باقی چار ایسی کمزوریاں میں جن کی وجہ سے آدمی وہ جرأت مندانہ اقدامات اور محنت و قربانی والے اعمال نہیں کر سکتا جس کے بغیر نہ دنیا میں کام یابی حاصل کی جاسکتی ہے اور نہ آخرت میں فوز و فلاح اور اللہ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے۔

صحیح بخاری اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی دعا فرماتے تھے، مفہوم: ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور کاملی سے، اور انتہائی بڑھاپے سے، قرض کے بوجھ سے اور ہر گناہ سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور دوزخ کے فتنے سے اور عذاب قبر سے اور دولت و ثروت کے فتنے کے شرے مغلس و محتاجی کے فتنے کے شرے اور فتنہ دجال کے شرے۔“

سنن ابو داؤد میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں

تضمیں اسلامی پاکستان کے دریافتی انتظامی طبقات میں دورہ ترجمہ قرآن 2023ء

حصہ دوم

مرتب: وقار احمد

حلقة فیصل آباد ویژہ

1- فیصل آباد: قرآن اکیڈمی فیصل آباد میں ڈاکٹر عبدالسید نے دورہ ترجمہ قرآن کروایا، جس میں رفتاء و احباب کی اوسٹھا حاضری 250 تا 300 تک تھی اور آخری عشرہ میں اوسٹھا حاضری 400 تک رہی۔

2- سیون سیز میکنیٹ: مقامی تنظیم پیپلز کالونی کے زیر انتظام فیصلان حسن جاوید نے سیون سیز میکنیٹ میں دورہ ترجمہ قرآن کروایا۔ اس پروگرام میں اوسٹھا حاضری 275 مرد اور 150 خواتین رہی۔

3- فیصل آباد شہی: مقامی تنظیم فیصل آباد شہی کے زیر انتظام دو مقامات پر دورہ ترجمہ قرآن کے پروگرام ہوئے۔ رحمان مسجد میں دورہ ترجمہ قرآن یا رس عسید نے کروایا اور اوسٹھا حاضری 30 رفتاء و احباب رہی۔ واپسی میں دورہ ترجمہ قرآن احمد غوری نے کروایا۔

4- فیصل آباد غربی: مقامی تنظیم فیصل آباد غربی کے زیر انتظام البدی مسجد میں عدنان نویش اوسٹھا 30 رفتاء و احباب کی اوسٹھا حاضری 40 رہی۔

5- مدینہ ناولن: اتفاق مسجد مدینہ ناولن میں خلاصہ مضامین قرآن کافیل احمد باشی نے پیش کیا جس میں تقریباً 10 خواتین اور 60 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

6- جزاں الارزو: مقامی تنظیم جزاں انوار الدروڑ کے زیر انتظام بانی محترم کا ویڈیو بیان القرآن چالیا گیا۔ جس میں اوسٹھا حاضری 3 تا 5 رفتاء و احباب رہی۔

7- جھنگ: مقامی تنظیم جھنگ کے زیر انتظام 2 پروگرام منعقد ہوئے۔ رائل مارکی میں عبد اللہ ابرائم نے دورہ ترجمہ قرآن کروایا جس میں رفتاء و احباب کی اوسٹھا حاضری 25 تک رہی۔ مسجد عبید اللہ میں عبد اللہ اسماعیل نے دورہ ترجمہ قرآن کیا جس میں اوسٹھا حاضری 45 رفتاء و احباب رہی۔

حلقة اسلام آباد

1- چک شہزاد: تنظیم چک شہزاد کے زیر انتظام دو مقامات پر دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد ہوا۔ آدم لاج چھٹھ بختاور میں دورہ ترجمہ قرآن کا پروگرام ہوا۔ اس پروگرام میں 17 رفتاء کی شرکت رہی۔ احباب و رفتاء کی تعداد 45 تا 70 کے قریب رہی۔ محترم شمس خان نے بطور مدرس اپنی ذمہ داری ادا کی۔ دوسرا پروگرام جامع القرآن پیپنڈ میں منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں مدرس کے فرائض مولانا خاں بھارنے ادا کئے۔ اس پروگرام میں 4 رفتاء نے شرکت کی۔

2- بارہ کھوہ: بارہ کھوہ میں دورہ ترجمہ قرآن مری روڈ پر ایک شادی ہال میں منعقد ہیا گیا۔ 3- بیروٹ، مہری: بیروٹ میں نماز فجر کے بعد درس قرآن وحدتیت کا اہتمام کیا گیا۔

4- اسلام آباد غربی: مقامی تنظیم کے تحت دورہ ترجمہ قرآن ریحان مارکیت میں ہوا۔ وقار اشرف نے مدرس کے فرائض انجام دیے۔ مراد خاتم کی گھومنی تعداد تقریباً 45 تک رہی۔

5- اسلام آباد شرقی: مسجد دیوان عمر ایف ٹین مرکز میں اسلام آباد شہی کے زیر انتظام دورہ ترجمہ قرآن ہوا۔ جس میں اوسٹھا تقریباً 45 لوگ شریک رہے۔ مدرس کے فرائض انجام حسین نے انجام دئے۔

6- اسلام آباد جنوبی: مسجد افغان آئی ایٹ مرکز میں دورہ ترجمہ قرآن خالد محمود نے کروایا۔ اس پروگرام میں تقریباً 50 افرادی شرکت رہی۔

7- ہری پور: مقامی تنظیم ہری پور کے تحت خلاصہ مضامین قرآن کروایا گیا۔ مدرس کی ذمہ داری ڈاکٹر محمد شاہین نے ادا کی۔ روزانہ اوسٹھا تقریباً 8 سے 10 افرادی شرکت رہی۔

حلقة لاہور غربی

1- ماڈل ناولن: مسجد جامع القرآن اکیڈمی ماڈل ناولن میں دورہ ترجمہ قرآن محترم ڈاکٹر عارف شید نے کروایا۔ جس میں اوسٹھا 100 خواتین اور 500 مرد حضرات شریک رہے۔

2- سکن آباد: مسجد بنت کعبہ میں دورہ ترجمہ قرآن مجاہدین نے کروایا۔ جس میں تقریباً 35 خواتین اور 90 مرد حضرات شریک رہے۔

3- واپڈا ناولن: واپڈا ناولن میں دو مقامات پر خلاصہ مضامین قرآن اور ایک مقام پر دورہ ترجمہ قرآن ہوا۔ پویاز ایونٹ ہال میں دورہ ترجمہ قرآن حافظ عاطف وحید نے کروایا۔ جس میں اوسٹھا 230 خواتین اور 550 مرد حضرات کی شرکت رہی۔ مسجد ابرار میں خلاصہ مضامین قرآن حق نواز نے پیش کیا۔ جامع مسجد 2-F میں خلاصہ مضامین قرآن قاری اللہ وہ نے پیش کیا۔

4- ناولن شپ: یارم شادی ہال میں دورہ ترجمہ قرآن کی سعادت انجینئر حافظ عبد اللہ محمود نے حاصل کی۔ اس پروگرام میں 70 خواتین اور 140 مرد حضرات شریک رہے۔

5- اقبال ناولن: مریم شادی ہال اقبال ناولن میں دورہ ترجمہ قرآن مشترک عارف نے کروایا۔ جس میں تقریباً 80 خواتین اور 85 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

6- جوہر ناولن: جوہر ناولن میں تمام مقامات پر خلاصہ مضامین قرآن کا اہتمام ہوا۔ مسجد اسرائیل میں خلاصہ مضامین قرآن قاری اللہ وہ نے پیش کیا۔ جس میں 15 خواتین اور 50 مرد حضرات کی شرکت رہی۔ محمدی مسجد میں درس کی سعادت پروفیسر محمد یونس جنوجوہ نے حاصل کی جس میں تقریباً 250 افراد شریک رہے۔ کی مسجد میں مدرس احمد شہباز تھے جس میں 10 خواتین اور 80 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

7- چوہنگ: مرکزدار اسلام چوہنگ میں دورہ ترجمہ قرآن خورشید احمد اور عبد الرحمن نے کروایا۔ اس پروگرام میں اوسٹھا 15 خواتین اور 30 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

8- شخون پورہ جنوبی: توور محمد مسجد علی گارڈن شخون پورہ میں خلاصہ مضامین قرآن آن تر اقبال نے پیش کیا۔ اس پروگرام میں تقریباً 35 خواتین اور 20 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

9- شخون پورہ شمالی: مسجد خدیجہ کبیری میں خلاصہ مضامین قرآن قاری عبد الرحمن نے پیش کیا۔ جس میں اوسٹھا 10 خواتین اور 20 مرد حضرات کی شرکت رہی۔

10- انجینئر ناولن: مسجد عاشر انجینئر ناولن میں دورہ ترجمہ قرآن محمد علیم نے کروایا۔ اس پروگرام میں 20 خواتین اور 40 مرد حضرات شریک رہے۔

11- بحریہ ناولن: کینال گرینز مارکی بحریہ ناولن میں دورہ ترجمہ قرآن کی سعادت عبد امین بادی نے حاصل کی۔ اس پروگرام میں 65 خواتین اور 120 مرد حضرات شریک رہے۔

حلقة لاہور شرقی

حلقة لاہور شرقی سات مقامات پر دورہ ترجمہ قرآن کے پروگرام منعقد ہوئے۔ چار مقامات پر تکمیل دورہ، دو مقامات پر جزوی جکہ ایک مقام پر خلاصہ مضامین قرآن کا پروگرام منعقد ہوا۔ مدرسین میں نائب امیر تنظیم اسلامی ایضاً طیف، معاون مرکزی شبہ تربیت شیر افغان، ناظم تربیت حلقات لاہور شرقی ڈاکٹر حسیب اسلم، ناظم شرکوشاہعت حلقات لاہور شرقی نیم اختر عدنان، ناظم تربیت مقامی تنظیم لاہور کیتی اقبال کمال اور ملزم رفیق اقبال حسین شامل تھے۔ ایک مقام پر بیان القرآن کی بذریعہ ویڈیو سعات کا اہتمام کیا گیا۔

8. کورنگ ناون: کورنگ ناون کی مقامی تظمیم کے زیر اہتمام دو مختلف جگہوں پر دورہ ترجمہ قرآن کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ایڈن مارکی میں حافظ علی آصف نے مدرس کے فرائض انجام دے جبکہ مسجد حسین میں سکیل شہزادے یہ فریضہ سراج احمد دیا۔ ایڈن مارکی میں تقریباً 300 مردوخاتین کی حاضری رہی جبکہ مسجد حسین میں او۔ ط 25 شریک رہے۔

9. غوری ناون: قرآن اکینی میں مقامی نظم غوری ناون کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن شاہد محبوب نے کروایا۔ مردوخاتین شرکاء کی او۔ ط 90 رہی۔

10. ایش آباد: مقامی تظمیم ایش آباد کے ایش آباد کے زیر اہتمام دورہ ترجمہ قرآن کا انعقاد جامع مسجد ایشیکش ایش آباد میں ہوا۔ امیر محظوظ شجاع الدین شیخ کی ویڈیو سے استفادہ کیا گیا۔ درس میں او۔ ط 20 تقریباً 20 افراد کی شرکت رہی۔

حلقة پنجاب شماں

1. گلشن معارف: تابش لان گلشن معارف میں خلاصہ مضامین قرآن محمد حبیل صدیقی نے پیش کیا۔ اس پر وگرام میں او۔ ط 130 خواتین اور 125 مرد حضرات شریک رہے۔
2. بحریہ ناون: اقراء یونیورسٹی بحریہ ناون میں عمران پچھاڑا نے دورہ ترجمہ قرآن کروایا۔ جس میں تقریباً 110 خواتین اور 150 مرد حضرات کی شرکت رہی۔
3. بلدیہ ناون: بلدیہ کیسل میرخ بال بلدیہ ناون میں مقامی تظمیم کے تحت آغا آصف حسین نے خلاصہ مضامین قرآن کروایا۔ تقریباً 350 خواتین اور 200 مرد حضرات شریک رہے۔
4. شادمان: گھاچی ایسوی ایشیں کیوٹی بال ناتارجح بھزروں میں دورہ ترجمہ قرآن سید فاروق احمد نے کروایا۔ اس پر وگرام میں 400 خواتین اور 50 مرد حضرات کی شرکت رہی۔
5. فیڈرل بی ایریا: ائمہ ایشیکویٹ بلاک 4، فیڈرل بی ایریا میں انجینئرنگ اختر نے دورہ ترجمہ قرآن کروایا۔ جس میں او۔ ط 180 خواتین اور 190 مرد حضرات شریک رہے۔
6. ایف بی ایریا: جامع القرآن بلاک 9، ایف بی ایریا میں خرم احمد نے دورہ ترجمہ قرآن کی سعادت حاصل کی۔ 170 خواتین اور 140 مردوں کی شرکت رہی۔
7. اورگنی ناون: نامہ لان سنتر 16 اور گنی ناون میں خلاصہ مضامین قرآن منصور وہی نے پیش کیا۔ تقریباً 100 خواتین اور 60 مرد حضرات شریک رہے۔
8. سرجانی ناون: عرش بریس لان سرجانی ناون میں دورہ ترجمہ قرآن عاطف محمود نے کروایا۔ جس میں او۔ ط 250 خواتین اور 100 مرد حضرات شریک رہے۔
9. ناظم آباد: چاندنی لان ناظم آباد میں دورہ ترجمہ قرآن محمد ارشد نے پیش کیا۔ اس پر وگرام میں تقریباً 175 خواتین اور 275 مرد حضرات شریک رہے۔

حلقة پنجاب وسطیٰ

- حلقة پنجاب وسطیٰ کے زیر اہتمام 9 مقامات پر دورہ ترجمہ قرآن اور ایک مقام پر خلاصہ حضرات خواتین اور 600 رفتانے شرکت کی۔
- حلقة حیدر آباد
1. حیدر آباد: مسجد جامع القرآن حیدر آباد میں حلقة تحت دورہ ترجمہ قرآن کی سعادت شفیع محمد لاکھونے حاصل کی۔ اس پر وگرام میں 180 خواتین اور 250 مرد حضرات کی شرکت رہی۔
 2. طفیل آباد: مدینہ بیکویٹ طفیل آباد شرقی و غربی میں دورہ ترجمہ قرآن سعد عبداللہ نے کروایا۔ جس میں 304 خواتین اور 350 مرد حضرات شریک رہے۔
 3. اشٹاراک و تعالیٰ سے دعا ہے کروہ روزہ اور قرآن دونوں کو ہم سب کے حق میں ایسا فشار کرنے والا بنائے جن کی سفارش بارگاہ الہی میں مقبول ہو۔ آمین!

حلقة پنجاب جنوبی

1. ملان شاہی: قرآن اکینی آفسریس کالوںی ملان میں دورہ ترجمہ قرآن شہریار خان نے کروایا۔ جس میں 200 مردوخاتین کی شرکت رہی۔
2. کوت اودو: قرآن اکینی کوت اودو میں دورہ ترجمہ قرآن کی سعادت جام عابد حسین نے حاصل کی۔ اس پر وگرام میں 40 مردوخاتین شریک رہے۔
3. ممتاز آباد: راجستان میرخ کلب ملان میں دورہ ترجمہ قرآن جناب قمر کیس نے کروایا۔ جس میں تقریباً 250 مردوخاتین شریک رہے اور اپالہ ہومز مسجد ملان میں خلاصہ مضامین قرآن محمد آصف نے پیش کیا۔ اس پر وگرام میں 45 مردوخاتین شریک رہے۔
4. ملان کینٹ: قرطہ مسجد ملان کینٹ میں دورہ ترجمہ قرآن محمد سلیم اختر نے کروایا اس پر وگرام میں او۔ ط 160 مردوخاتین شریک رہے۔
5. نیو ملان: نیو ملان میں دورہ ترجمہ قرآن کے پر وگرام 3 مقامات پر ہوئے۔ انور فکشن ہال نیو ملان میں دورہ ترجمہ قرآن کی سعادت محمد اسد انصاری نے حاصل کی جس میں 50

The Caliphate and the Trend Towards the Civilization State

Daniel Haqiqatjou

Since the 1990s, many have noticed that there is a global trend away from conventional models of the "nation state" towards an emerging model of the "civilization state." The nation state model is based on the idea of a linguistically distinct people located in a limited territory (e.g., Germany, France, Britain, Italy). Such a people may have come together fairly recently (e.g., past 50-200 years).

A civilization is broader. It is based on deeper cultural, racial, and/or religious bonds that extend back many centuries or millennia. It often encompasses many linguistically distinct peoples, and often extends over a large territory. For instance, Europe (or the West) is a civilization which encompasses the peoples of Germany, France, Britain, as well as the US, Canada, etc.

A civilizational state is a state (or integrated political-economic-military organization) which seeks to preserve a civilization and advance its interests. The European Union can be seen as a quasi-civilization state; and the same is true of NATO (to a lesser extent). These are organizations for preserving and advancing the interests of Western civilization.

China, Israel, and India are gradually redefining themselves as civilization states – i.e., as representative of ancient Chinese-Confucian, Jewish, and Hindu civilizations. Russia is doing likewise, while seeking to integrate Ukraine and Belarus (i.e., an Orthodox Slavic civilization).

The major exception to this trend is Islam. Muslim peoples (e.g., Arab, Turkish, Berber, Indian-subcontinent, West African, Malay) have a strong civilizational consciousness. But they are prevented from establishing a civilization state or a quasi-civilization state (e.g., EU/NATO type alliance).

The underlying motivation from the West to keep Muslims weak and divided was indicated by Samuel Huntington:

"The fundamental problem for the West is not Islamic fundamentalism. It is Islam, a different civilization whose people are convinced of the

superiority of their culture and are obsessed with the inferiority of their power. The problem for Islam is not the CIA or the US department of Defence. It is the West, a different civilisation whose people are convinced of the universality of their culture and believe that their superior, if declining, power imposes on them the obligation to extend that culture throughout the world. These are the basic ingredients that fuel conflict between Islam and the West."

Samuel Huntington, The Clash of Civilizations and the Remaking of World Order (1996) p. 217.

For geopolitical reasons, the West seeks to weaken Muslims and split them apart by driving them further in the direction of the nation state model (e.g., be a proud Kuwaiti, Malian, or Bangladeshi). It foments constant conflict between Muslim peoples/countries (e.g., Sunni-Shiite conflict in the Middle East). Western intelligence agencies also use terrorist organizations (e.g., ISIS) to stigmatize the notion of an Islamic state and, more broadly, an Islamic civilizational state (i.e., a "Caliphate").

The West has decreed that the notion of an Islamic civilization state (i.e., "Caliphate") is geopolitically unacceptable. Whereas Westerners, Chinese, Jews, Hindus, and Russians openly organize to build and strengthen civilization states, Muslims who work towards that end, even ideologically, are stigmatized as terrorists/extremists.

Western intelligence agencies amplify this message through networks of Muslim religious scholars they control. Thus, they use liberal Muslim imams (i.e., RAND's "moderate Muslim networks"). They also use "Muslim Pacifists". These Muslim scholars propagate the message that anyone who calls for an Islamic state (especially a civilization state or Khilafah) is a terrorist/extremist who must be surveilled, imprisoned, tortured, or killed.

Courtesy: *The Muslim Skeptic*
<https://muslimskeptic.com/>

کلیٰۃ القرآن (قرآن کالج) لاہور

بانی: داکٹر رiaz Ahmad



”تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو خود قرآن پیکھیں
اور دوسروں کو قرآن سکھائیں۔“ (حدیث نبوی ﷺ)

درس نظامی (درجہ اولیٰ تادورہ حدیث) مع انظر میڈیٹ، بی اے، ایم اے

داخلہ شروع

اہلیت: میٹرک پاس طلبہ

2023ء میں میٹرک کا امتحان دینے والے طلبہ رزلٹ آنے سے پہلے داخلہ لے سکتے ہیں۔

خصوصیات

ٹیسٹ / انٹرویو

22 مئی 2023ء بروز پر صبح 9 بجے

ذہین طلبہ کے لیے وظائف انتہائی کم فیس

ہائل کی مدد و سہولت موجود

دینی ماحول میں اعلیٰ تعلیمی معیار

تجربہ کار اور مختی اساتذہ

حافظ عاطف و حیدر، ہبھم

حفاظ کے لیے فری ایجوکیشن پیچ

آغاز کلاس

24 مئی 2023ء بروز بده

191۔ اتا ترک بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور

المعلم

برانے معلومات

دفتری اوقات کے دوران 042-35833637

دفتری اوقات کے بعد 0301-4882395

Weekly

Nida-e-Khilafat

Lahore

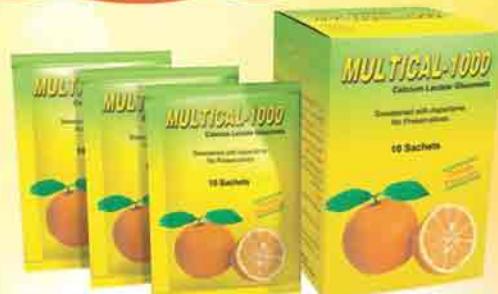
MULTICAL-1000

Calcium + Vitamin C & B12 + Folic Acid (Sachets)



**MULTICAL-1000 CONTAINS
XTRA CALCIUM**

Takes you away from
Malaise & Fatigue



Sweetened with Aspartame
Aspartame is safe & FDA approved low calarories sweetner



NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD

5th Floor, Commerce Centre, Haarat Mohani Road, Karachi-Pakistan.
Email: info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-762

your
Health
our Devotion